احبابِ یقین و عمل کا میدان اور فکری خود مختاری کا ترجمان
ماہنامہ
امید
اسلام آباد
اکتوبر 2021ء

5 اکتوبر
ٹیچرز ڈے

سلام ٹیچر!

سلطانہ فاؤنڈیشن کے سٹوڈنٹس اپنے ٹیچرز کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے

سلطانہ فاؤنڈیشن کے مختلف تعلیمی شعبہ جات میں، 5 اکتوبر کو سالانہ ٹیچرز ڈے کے موقع پر طلباء اور طالبات بالترتیب پرنسس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین، گرلز ہائی سکول، بوائز ہائی سکول اور سپیشل چلڈرن سکول نے اپنی پرنسپل اور اساتذہ کو خوبصورت کارڈز پیش کئے اور اساتذہ سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ طالبات کے بنائے ہوئے مختلف کارڈز سے کلاس رومز کے نوٹس بورڈز کو بھی مزین کیا گیا۔

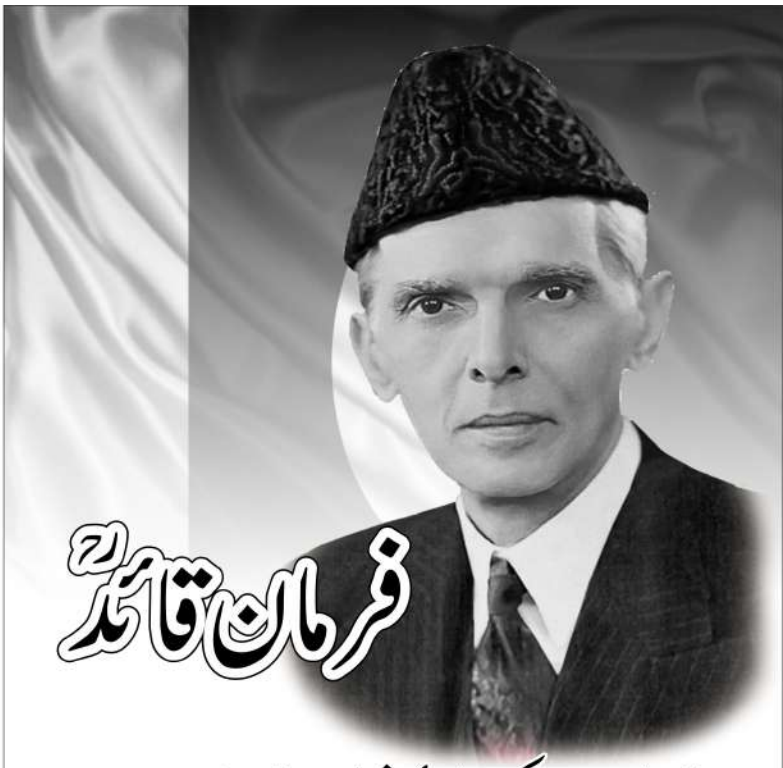

فرمان قائدؒ

میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اس اسوہ حسنہ پر چلنے میں ہے، جو ہمیں قانون عطا کرنے والے پیغمبر اسلام نے بتایا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھیں۔

(شاہی دربار سبی بلوچستان 14 فروری 1947ء)

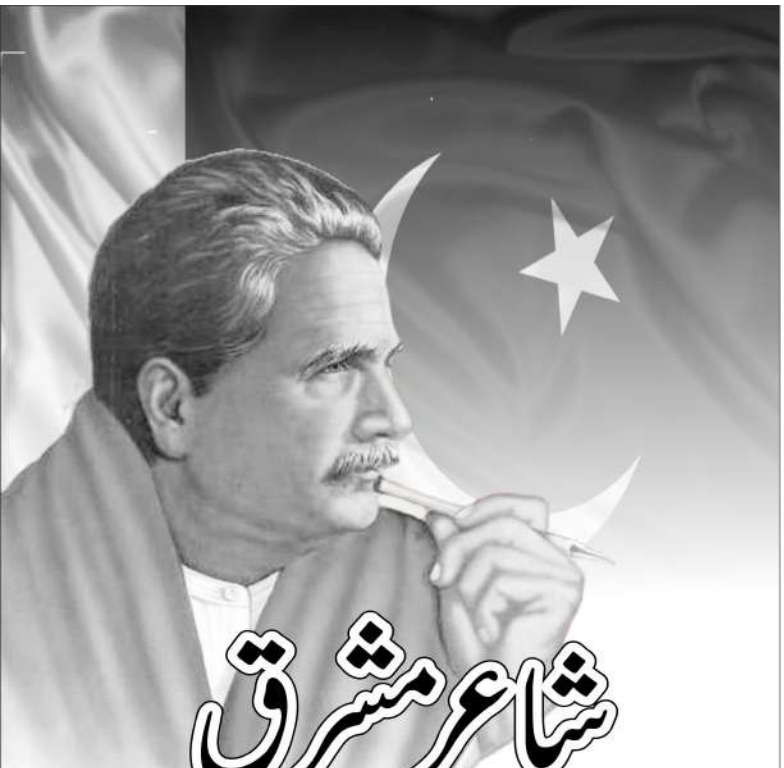

شاعر مشرق

ہمارے آج کے علماء یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کسی قوم کی تقدیر کا انحصار اس بات پر نہیں کہ اسے کسی نہ کسی اصول کے تحت مستقل طور پر منظّم رکھا جائے بلکہ اس بات پر ہے کہ قوم کس قسم کی قابل اور طاقتور انفرادی شخصیتیں پیدا کر سکنے کی اہل ہے۔ (کتاب افکار اقبال/مصنف ڈاکٹر جاوید اقبال)

انسانی مخلوق اپنی عمر کے مختلف مراحل میں مختلف ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے سکھلائی کی محتاج رہتی ہے اور اس سکھلائی کی اقسام متفرق ہوسکتی ہیں۔ خاص کر عصری ماحول میں تقاضائے وقت کو پورا کرنے کے لئے مختلف مہارتوں کی ضرورت بڑھتی جا رہی ہے اور انسانی مخلوق اس کو اپنی جستجو سے پورا کرنے میں کوشاں رہتی ہے لیکن وسیلہ استاد بنتا ہے۔ (ڈاکٹر نعیم غنی)

MEMO NO.2280 REG. NO 247

گزشتہ 21 برس سے تعلیم و تربیت اور فکری میدان میں شائع ہونے والا میگزین

ماہنامہ امید اسلام آباد

جلد نمبر 21 | اکتوبر 2021 | شمارہ نمبر 7

فاؤنڈر پیٹرن : ڈاکٹر نعیم غنی
چیف ایڈیٹر : حسن نعیم
ایڈیٹر : بیگ راج
ڈپٹی ایڈیٹر : رفعت رشید
اسسٹنٹ ایڈیٹر : نورین بی بی
ترجمہ و تلخیص : ندیم احمد لطیف
گرافک ڈیزائنر : نعمان پرویز
ایڈمن و کیمرہ مین : ناسک نذیر

ریسرچ ڈیپارٹمنٹ
محترمہ غزالہ سرور
محمد پرویز جگوال قیصر ریاض ریحانہ اکبر

ایڈوائزرز
میاں محمد جاوید : (سابق چیئرمین پیمرا)
ڈاکٹر انعام الرحمٰن : (اسکالر)
سلمان تسنیم : مینجمنٹ ٹرینر

اصلاح فکر ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
پراجیکٹس

سلطانہ فاؤنڈیشن | نعیم غنی سنٹر | ہیلتھ کیئر سروسز

ٹرسٹ ممبران

★ انجینئر عزیز غنی (چیئرمین) ★ انجینئر خالد محمود اختر
★ ڈاکٹر تسنیم غنی ★ انجینئر رفیق منہاس
★ ڈاکٹر ندیم نعیم ★ عبدالعزیز سڈل
★ حسن نعیم ★ پروفیسر اے ڈی خان
★ مسز صدیقہ نعیم

عظیم پاکستانی سائنسدان

ڈاکٹر محمد اقبال چوہدری

پاکستانی سائنسدان 62 سالہ محمد اقبال چوہدری کو سب سے بڑا سائنس پرائز مصطفےٰ ﷺ پرائز مل گیا۔ یہ عالم اسلام کا نوبل پرائز ہے جس کا اجراء 2012ء میں ہوا۔ خوش نصیب سائنسدن کو 500000 (پانچ لاکھ) ڈالر کیش اور سرٹیفکیٹ ملے گا۔ چوہدری محمد اقبال کراچی یونیورسٹی سے بطور ڈائریکٹر وابستہ ہیں۔ چوہدری صاحب کو بائیو آرگینک کیمسٹری کے شعبے میں 2021 کا یہ پرائز دیا گیا ہے۔

اس شمارے میں

اداریہ	اڈیٹر	03
محسن پاکستان کی وفات	رپورٹ	04
جشن عید میلاد النبی ﷺ	''اُمید ڈیسک''	06
تقریب تقسیم وضائف	رپورٹ اے ڈی خان	09
فاؤنڈیشن راؤنڈ اپ	''اُمید ڈیسک''	13
پاکستانیت	محمد پرویز جگوال	19
اُستاد۔ معمار قوم	ریحانہ اکبر	22
اُمید رائیٹرز کلب	''اُمید ڈیسک''	23
نیشنل پیج	اویس اکبر	36
نظم	ڈاکٹر ثمینہ عزیز	38
بزمِ نونہال	رفعت رشید	39
کچن	نورین بی بی	44
گیسٹ پیج	''اُمید ڈیسک''	46
پوزیشن ہولڈرز	اشتہار	47
عطیات	ڈاکٹر تسنیم غنی	48

خط و کتابت: ماہنامہ امید، نعیم غنی سنٹر، سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلیکس
فراش ٹاؤن، لہتراڑ روڈ، اسلام آباد

فون: 051-2618201-6
P.O Box: 2700, Islamabad
Umeed@sultanafoundation.org
www.sultanafoundation.org

قیمت : 50 روپے

اصلاح فکر ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے تحت نعیم غنی سنٹر پبلیکیشنز نے خورشید پرنٹرز، اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ "اُمید" سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلیکس، فراش ٹاؤن، لہتراڑ روڈ، اسلام آباد سے شائع کیا۔ ایڈیٹر

ہم اُستاد کو عزت نہ دے سکے!

ـــــــ اداریہ ـــــــ

ڈاکٹر نعیم غنی صاحب نے 2017 کے ایڈیٹوریل میں لکھا تھا۔

''اس کائنات میں تمام مخلوقات میں سے انسان اس اعتبار سے منفرد ہے کہ اس میں سیکھنے کی صلاحیت ودیعت کر دی گئی ہے۔ تاہم پرورش اور تربیت و تعلیم میں اس کا انحصار، بالخصوص اپنے بچپن میں، اپنے ماحول پر رہتا ہے۔ یہ ماحول ہی اس کی منظّم پرورش اور تربیت کر کے اسے ایک ذمہ دار انسان بننے میں مدد و معاون ہوتا ہے۔ انسان اس اعتبار سے بھی منفرد ہے کہ وہ اپنی نشو و نما میں خود بھی حصہ دار بن جاتا ہے۔ پھر بھی اپنی ابتدائی عمر میں قدرت کی عطا کردہ صلاحیتوں کی جلا کے لئے وہ رہنمائی کا محتاج ہوتا ہے۔ ابتدا میں اس کی پرورش اور تربیت میں ماں باپ کا کردار بنیادی ہوتا ہے جب کہ بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ اساتذہ کا کردار اہمیت اختیار کر لیتا ہے جو ایسی منظّم نشو و نما کے لئے ذمہ دار ہوتے ہیں جو کسی انسان کو معاشرے کا ایک ذمہ دار فرد بناتی ہے۔ اگر چہ اب تک معمارِ قوم کا ہمارا تصور صرف ماں تک ہی محدود تھا لیکن حالیہ علمی معاشروں میں ہمیں اساتذہ کو ''معمارِ قوم'' سمجھنا اور اس تناظر میں ان کو اہمیت اور منفرد پہچان اور مقام دینا ہوگا۔ بدقسمتی سے اس ضمن میں قومی پالیسی ساز سطح پر آج تک غفلت برتی گئی ہے۔''

ڈاکٹر صاحب کے افکار کو مدنظر رکھتے ہوئے اساتذہ کو ان کا شایان شان مقام دینے کا پروگرام بنایا گیا۔ سلطانہ فاؤنڈیشن نے اساتذہ کے مقام کی بحالی کی تحریک شروع کی اور سال 2017 کو ''اساتذہ کا سال'' قرار دیا گیا۔

لیکن بڑے دکھ کی بات ہے کہ قومی سطح پر ہم استاد کے احترام کے کلچر کو فروغ نہ دے سکے۔ 5 اکتوبر کو قومی سطح پر استاد کی تعلیم کے حوالے سے نہ کوئی تقریب منعقد ہوئی، نہ اساتذہ کے لئے کسی قسم کی مراعات کا اعلان ہوا۔ سٹوڈنٹس کے لئے تو رحمت للعالمین اسکالرشپ کا اعلان کر دیا گیا لیکن معماران قوم کے لئے کسی قسم کا پروگرام سامنے نہیں آیا۔ سلطانہ فاؤنڈیشن ''اُستاد۔ معمارِ قوم'' کی تحریک جاری رکھے ہوئے ہے۔ چیئرمین انجینئر عزیز غنی کی ہدایت پر فاؤنڈیشن کے ہزاروں طلبہ و طالبات نے اپنے اساتذہ کی تکریم کے لئے خوبصورت پروگرام منعقد کئے اور اپنے اساتذہ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ حکومت کو بھی چاہئے کہ وہ اگر بلند معیار تعلیم کے ٹارگٹ کو حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو پھر اُستاد کو بلند درجہ دینا ہوگا۔ ہمیں استاد کو عزت دینا ہوگی۔

(ایڈیٹر بیگ راج)

محسن پاکستان وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعون

پاکستان کے جوہری پروگرام میں کلیدی کردار کے حامل سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان اسلام آباد میں وفات پا گئے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے جسد خاکی کو پاکستانی پرچم میں لپیٹ کر فیصل مسجد کے احاطے میں لایا گیا جہاں ان کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد انھیں اہل خانہ کی خواہش پر ایچ ایٹ کے قبرستان میں سرکاری اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا۔

ڈاکٹر اے کیو خان کی عمر 85 برس تھی اور وہ خاصے عرصے سے علیل تھے۔

محسن پاکستان کی وفات پر، قومی پرچم کو سرنگوں کیا گیا۔ وزارت داخلہ نے ڈاکٹر اے کیو خان کی قبر پر مقبرہ تعمیر کرنے کا اعلان کیا ہے۔

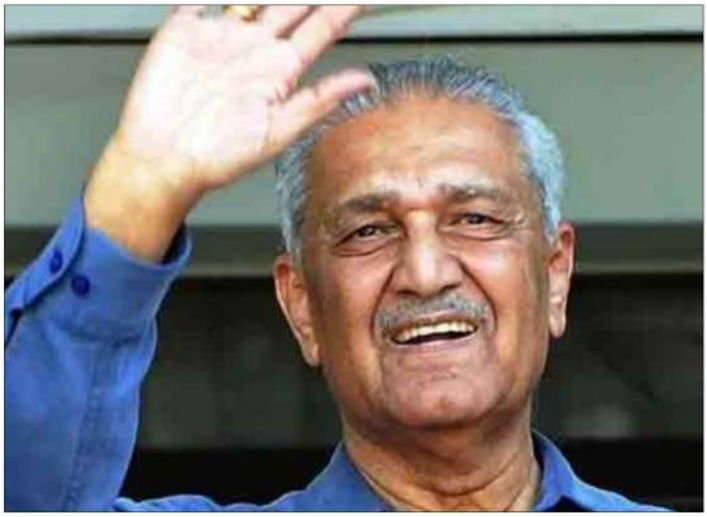

''اُمید ڈیسک''

پاکستان کے ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان،
بانی سلطانہ فاؤنڈیشن ڈاکٹر نعیم غنی کو ایوارڈ دیتے ہوئے

Senior Citizens Foundation of Pakistan

Dr. Naeem Ghani, Chairman Sultana Foundation working for over 25 years on non-profit basis in the field of Education and Health care and also Chairman of Nazria Pakistan Council which is committed to the realization of Promise of Pakistan , was conferred the Senior Citizen of the Year Award 2017. ✦

ہمارے ملک کے نامور سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان **Senior Citizens** سال 2017ء کا ایوارڈ چیئرمین ڈاکٹر نعیم غنی کو دیتے ہوئے، منسلکہ تصویر میں ڈاکٹر نعیم غنی کی فیملی کا گروپ فوٹو

جشن عید میلاد النبی ﷺ

''اُمید رپورٹ''

عید میلاد النبی ﷺ کا جشن ،نورانی محافل وجلوسوں کا اہتمام۔ ملک بھر میں جشن عید میلاد النبی ﷺ پورے مذہبی جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔شہر شہر درود وسلام کی صدائیں سنائی دے رہی تھیں، گھر، مساجد اور بازاروں کو جھنڈیوں اور روشنیوں کے ساتھ سجایا گیا تھا۔خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے دن کا آغاز وفاقی دارالحکومت میں اکتیس اور صوبائی دارالحکومتوں میں 21,21 توپوں کی سلامی سے ہوا۔مساجد میں مقبوضہ کشمیر اور فلسطین کی جلد آزادی سمیت امن اور ملک کی ترقی وخوشحالی کیلئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔وزیراعظم عمران خان نے مذہبی امور کی وزارت کو ملک بھر میں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شایان شان طریقے سے منانے کی ہدایت کی تھی۔گلیوں، بازاروں اور مساجد سمیت تمام سرکاری ونجی عمارتوں کو برقی قمقموں اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا۔گھروں اور مساجد میں چراغاں، محافل کا بھی اہتمام کیا گیا۔درود وسلام سے فضائیں معطر ہوگئیں۔

دوسری طرف جشن میلاد النبیؐ پر وفاقی دارالحکومت سمیت دیگر صوبائی دارالحکومتوں میں مختلف مقامات کو سجایا گیا۔،تمام سرکاری اور نجی عمارتیں برقی قمقموں سے روشن کردی گئیں، لاہور اور کراچی میں بھی روح پرور نظارے دیکھنے کو ملے۔اُدھر حکومت نے عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر قیدیوں کو 90 روز کی سزا معافی کا اعلان کر دیا، وزارت داخلہ نے چاروں صوبوں کو سزا معافی کا نوٹیفکیشن بھجوا دیا۔سب سے بڑی تقریب اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔جس میں وزیراعظم نے خطاب کیا،حکومت نے رحمت للعالمین وظائف کا اعلان کیا۔سلطانہ فاؤنڈیشن میں بھی طلباء نے عید میلاد النبی ﷺ کی مناسبت سے پروگرام کئے۔

کالج آف کامرس میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے ایمان افروز تقریب ٹیچرز اور طالبات نے بھرپور حصہ لیا

پنجاب حکومت کا رحمت للعالمین اسکالرشپ پروگرام

پنجاب حکومت کا رحمت للعالمین اسکالرشپ پروگرام 2021 کے لیے ہدایت نامہ جاری۔حکومت پنجاب نے صوبے بھر میں ہونہار اور نادار طلباء کے لیے خصوصی 'رحمت للعالمین' اسکالرشپ پروگرام شروع کیا ہے۔ یہ پروگرام وزیراعلیٰ پنجاب کی گائیڈ لائنز کے تحت پنجاب کے تمام سرکاری شعبوں کے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء کی اہلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر معاونت کے لیے پیش کیا گیا تھا۔اسکالرشپ پروگرام کے لیے ایک ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ یہ اسکالرشپ ایس ایس سی امتحانات کے نتائج کی بنیاد پر دئے جائیں گے۔پنجاب حکومت کی جاری کردہ گائیڈ لائنز میں کہا گیا ہے کہ اس اسکالرشپ کو حاصل کرنے کے لیے طلباء نے لازمی طور پر ایس ایس سی امتحانات میں کسی بھی سرکاری شعبے کے اسکول سے کم از کم 60 فیصد نمبر حاصل کیے ہوں اور اس کے بعد میٹرک کی تعلیم مکمل کرنے کے دو سال کے اندر ہی کسی سرکاری کالج میں داخلہ لیا ہو۔ جو طلبا اس اسکیم سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں ان کے لیے لازم ہے کہ ان کے والدین کی ماہانا تنخواہ 25 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو جبکہ ایسے اسٹوڈنٹس کے والدین 5 ایکڑ سے زیادہ زرعی اراضی یا 5 مرلہ شہری اراضی کے مالک نہ ہوں۔ 50 فیصد ضرورت مند بچوں کے لیے مختص اسکالرشپس میں 10 فیصد کوٹہ سرکاری ملازمین کے بچوں کے لیے مخصوص کیا جائے گا۔اہل اسٹوڈنٹس کی درجہ بندی پنجاب میں امتحانی بورڈ کے ذریعہ دی گئی تفصیلات کے مطابق ہوگی۔

فاطمہ غنی کالج آف ایجوکیشن کی سالانہ تقریب

تقسیم وظائف 2020-2019

(رپورٹ: پروفیسر اے ڈی خان)

اساتذہ کی تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ فاطمہ غنی کالج آف ایجوکیشن نے کئی ایک دیگر پروگرام بھی جاری کئے ہیں جن میں طلبا اور طالبات کی ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشنے کے لئے سکالرشپ پروگرام سرفہرست ہے۔اس پروگرام کے تین مقاصد ہیں۔

1۔ہونہار طلبا و طالبات کی حوصلہ افزائی کرنا

2۔طلباء اور طالبات میں جذبہ مسابقت پیدا کرنا

3۔تعلیمی معیار میں بہتری لانا مقصود ہیں

سکالر شپ پروگرام اکتوبر 1999ء میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ کے فیصلے کے مطابق تعلیمی سال 2001-2000 کے لئے جاری کیا گیا اور فروری 2000ء میں پہلا سکالرشپ امتحان منعقد کیا گیا۔ابتدا ہی سے یہ پروگرام بہت مقبول ہو گیا۔فاؤنڈیشن کے گردونواح کے تعلیمی اداروں میں اس پروگرام کو بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔پہلے سکالرشپ امتحان میں جماعت پنجم کے 11 مدارس سے 54 طلبا اور طالبات اور جماعت ہشتم کے 4 مدارس سے 50 طلباء و طالبات نے شرکت کی۔مناسب حوصلہ افزائی اور رہنمائی کی بدولت مدارس اور طلبا اور طالبات کی تعداد میں ہر سال بتدریج اضافہ ہوتا رہا ہے۔تعلیمی سال 2000 اور 2001 میں وظائف کی کل تعداد 8 تھی اور کل رقم 7200 روپے تھی۔

مدارس اور طلباء اور طالبات کی تعداد میں اضافے اور اس پروگرام کی مقبولیت کے پیش نظر وظائف کی تعداد اور رقوم میں وقفے وقفے

سے اضافہ بھی کیا گیا۔ تعلیمی سال 2020-2019 میں وظائف کی تعداد 86 کر دی گئی اور کل رقم 170400 روپے کر دی گئی۔ گزشتہ سال کرونا کے وبائی مرض کے پیش نظر تعلیمی ادارے بند رہے جس کی وجہ سے وظائف کی رقوم تقسیم نہیں کی جاسکیں۔ تعلیمی سال 2021 میں کرونا مرض کی وجہ سے وظائف کی رقم تین تقاریب کے دوران تقسیم کی گئی۔ پہلی تقریب 7 جولائی 2021ء کو منعقد کی گئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی سلطانہ فاؤنڈیشن کے چیئرمین انجینئر عزیز غنی تھے۔ اس تقریب میں جماعت ہشتم کے 26 طلبا اور طالبات کو وظائف کی رقم دی گئی دوسری تقریب 14 جولائی 2021ء کو منعقد کی گئی۔ جس میں جماعت پنجم کے 30 طلبا اور طالبات کو رقم دی گئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم حسن نعیم ایگزیکٹو ڈائریکٹر نعیم غنی سنٹر تھے۔ تیسری اور آخری تقریب 19 اگست 2021 کو منعقد کی گئی۔ اس تقریب کی مہمان خصوصی محترمہ ثمینہ رانی وائس پرنسپل سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز ہائی سکول تھیں۔ اس تقریب میں جماعت پنجم کے 30 طلباء اور طالبات کو وظائف کی رقم ادا کی گئی۔ سکالرشپ پروگرام کے بارے میں مختلف اداروں کے اساتذہ، طلباء و طالبات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور پروگرام کی افادیت بیان کی اور مختلف تجاویز بھی بیان کی۔ جن کے پیش نظر اس پروگرام کو مزید بہتر اور فعال بنانے کے لئے کوشش کی جائیگی۔ انہوں نے بیان کیا کے آٹھویں جماعت کے طلباء و طالبات کی امتحان میں شرکت کی تعداد بتدریج کم ہو رہی ہے اس کمی کو دور کرنے کے لئے سکولوں کے اساتذہ اور پرنسپلز خصوصی اقدامات اٹھائیں۔ کالج ہذا کے ڈائریکٹر پروفیسر اے ڈی خان نے وظائف حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو مبارکباد دی اور بیان کیا کہ اساتذہ، طلباء و

طالبات کی تجاویز کے پیش نظر پروگرام کو مزید بہتر اور فعال بنانے کی کوشش کی جائیگی۔ آخر میں انہوں نے مہمانان گرامی اساتذہ کرام، طلباء وطالبات کا تقریب میں شرکت پر شکریہ ادا کیا۔ محترم حسن نعیم ایگزیکٹو ڈائریکٹر نعیم غنی سنٹر نے سکالرشپ پروگرام کی کی افادیت کے پیش نظر اسے نفع بخش قرار دیا۔ وظائف حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو مبارک باد دی اور انہیں احسن طریقے سے تعلیمی سفر جاری رکھنے کی تلقین کی۔ محترم جناب چیئرمین سلطانہ فاؤنڈیشن انجینئر عزیز غنی نے وظائف حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات، انکے والدین اور متعلقہ سکولوں کے اساتذہ کو مبارک باد پیش کی اور طلبا اور طالبات کو مزید محنت اور لگن سے تعلیم جاری رکھنے کی تلقین کی۔ انہوں نے مزید بیان میں کہا کہ پاکستان کی دنیائے تعلیم میں تین کروڑ بچوں کے لئے سکولی سہولیات میسر نہیں ہیں۔ یہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔ تعلیم کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر ان بچوں کے لئے سکولی سہولیات میسر کرنا حکومت اور سول سوسائٹی کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے فاؤنڈیشن کے پروگراموں اور خدمات کو سراہا۔

فاطمہ غنی کالج آف ایجوکیشن کی سالانہ تقریب تقسیم وظائف 2019-2020

تصویری جھلکیاں

فاؤنڈیشن راؤنڈ اپ

مختلف شعبہ جات میں ہونے والی نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں کا تصویری احوال

رپورٹ: محمد پرویز جگوال

سلطانہ فاؤنڈیشن، 561ویں ماہانہ بورڈ میٹنگ 13 اکتوبر 2021ء، زیر صدارت چیئرمین انجینئر عزیز غنی

وائس چیئرمین انجینئر خالد محمود، ایگزیکٹو ڈائریکٹر حسن نعیم، ڈائریکٹر اے ڈی خان، ڈائریکٹر بریگیڈیئر امجد، ڈائریکٹر ڈاکٹر ندیم نعیم، پرنسپل صفدر ستی، پرنسپل عارف اعوان، ڈپٹی ڈائریکٹر سلمان تسنیم، ڈائریکٹر غزالہ سرور، ڈائریکٹر غزالہ خالد، ڈائریکٹر کرنل محفوظ علی، ڈائریکٹر سلیم افتخار، ڈائریکٹر تسنیم غنی، ایڈیٹر بیگ راج اور ڈاکٹر فیصل محمود الرحمٰن شریک ہیں۔

استاد۔معمار قوم

سلطانہ فاؤنڈیشن کے تعلیمی وتربیتی اداروں نے 5 اکتوبر 2021 کو عالمی ٹیچر ڈے منایا۔
سٹوڈنٹس نے اپنے ٹیچرز کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے مختلف تقریبات کا انعقاد کیا

نرسنگ کورس

سکول آف اسسٹنٹ ہیلتھ آفیسرز میں نرسنگ کی طالبات کو فرسٹ ایڈ کی ٹریننگ دی جارہی ہے جو کہ نرسنگ کورس کا باقاعدہ حصہ ہے۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ سکلز انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام نعیم غنی سنٹر میں ریسرچ سکالرز کے لئے ''ٹیم ورک Team Work'' پر ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ ڈپٹی ڈائریکٹر سلمان تسنیم نے شرکاء کو ٹریننگ دی۔ شرکاء نے مختلف سرگرمیوں میں حصہ بھی لیا۔

ویکسینیشن مہم COVID-19 کے تحت سلطانہ فاؤنڈیشن کے مختلف ادارہ جات میں ضلعی ہیلتھ ٹیم نے طلبہ وطالبات کو ویکسین لگائی

ٹیچرز ڈے کے موقع پر سلطانہ فاؤنڈیشن، پرائمری سکول کی طلباء وطالبات نے اپنے اساتذہ سے اپنے بنائے ہوئے کارڈز کے زریعے عقیدت اور محبت کا اظہار کیا

بے سکول بچوں کے ادارہ ''جسٹس یوسف صراف سنٹر'' میں بچوں کی ہمہ جہتی نشو ونما کے لئے مختلف عملی سرگرمیاں کرائی جارہی ہیں۔

پاکستان اور پاکستانیت

(محمد پرویز جگوال N G C)

کسی بھی معاشرے یا قوم کو ترقی کرنی ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس قوم کے افراد کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی ذمے داریوں اور فرائض کا نا صرف احساس ہو بلکہ افراد ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی حتیٰ الامکان کوشش بھی کریں۔

بچپن سے لے کر بڑھاپے تک ہمیں صرف حقوق کے بارے میں بتایا جاتا ہے اور یہ بات ہمیں اچھی بھی لگتی ہے۔ مثلاً، ماں کے دودھ پر بچے کا حق، باپ کی دولت پر اولاد کا حق۔ تعلیم ہر بچے کا بنیادی حق ہے اور یہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے بچہ اسکول میں داخل ہوتا ہے تو وہاں پر بھی اسلامیات اور معاشرتی علوم کی کتابوں میں صرف حقوق ہی پڑھائے جاتے ہیں، والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، اساتذہ کے حقوق، غریبوں کے حقوق، ہمسائیوں کے حقوق، قیدیوں کے حقوق، مسافروں کے حقوق وغیرہ۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اسکول میں داخل ہونے والا تین چار سال کا بچہ جب 23 برس کا ہو جاتا ہے یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہوتا ہے تو اس کے ہاتھ میں ڈگری اور منہ میں ''ساڈا حق، ایتھے رکھ'' کا نعرہ ہوتا ہے۔ ہمارا پیارا وطن پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں تھا کہ یہاں کے عوام ہمہ وقت مساجد میں ہوں گے اور صوم وصلوٰۃ اور حج وعمرہ کے علاوہ یہاں کے لوگوں کو کوئی دوسرا کام نا ہوگا اور اتنے نیک لوگوں کے لیے دودھ کی نہریں جاری ہوں گی اور من وسلویٰ کا اہتمام ہوگا بلکہ قیام پاکستان کا مقصد اسلامی اصولوں کے تحت زندگی بسر کرنا اور اسلامی تشخص کو برقرار رکھنا تھا۔ کسی بھی قوم کی ترقی اور اس کی بقا کا دارومدار

اسی بات پر ہوتا ہے کہ اس کے افراد اپنے معاشرتی فرائض کی ادائیگی کس حد تک کرتے ہیں، کیونکہ وہ اعمال اور ذمے داریاں صرف انہی کی ذات تک محدود نہیں ہوتیں بلکہ ایک وسیع دائرہ ہوتا ہے جس پر ان کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک با آواز بلند ملک، قوم اور معاشرے کی درستی کی بات کرتا ہے مگر ذرا غور کریں تو یہ ملک، یہ قوم، یہ معاشرہ اور کوئی نہیں بلکہ میں اور آپ ہیں۔ ہمیں قطعاً کوئی ضرورت نہیں کہ ہم ملک و قوم کے غم میں کڑھتے رہیں۔ ہمیں معاشرے کا ٹھیکیدار بننے کی بھی کوئی ضرورت نہیں بلکہ صرف میں اور صرف آپ بطور ایک فرد کے خود کو ٹھیک کر لیں تو یہ ملک، یہ قوم اور یہ معاشرہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔ ہم میں سے اکثر اپنی ''اختیاری'' ذمے داریاں احسن طریقے سے پوری کر رہے ہیں۔ یہ وہ ذمہ داریاں ہیں جو ہمارے بس میں، ہمارے اختیار میں ہوتی ہیں اور جن کی ہم سے جواب طلبی ہوتی ہے۔

جیسے ایک استاد کی ذمہ داریاں، ایک باپ کی ذمہ داریاں، ایک بینکر کی ذمہ داریاں، ایک صنعت کار کی ذمہ داریاں وغیرہ۔ یا یوں کہہ لیں کہ وہ ذمہ داریاں جو پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے طور پر لاگو ہوتی ہیں۔ اس کے بعد آتی ہیں وہ ذمہ داریاں جو کسی پر بحیثیت فرد کے اخلاقی طور پر فرض ہیں۔ جیسے ٹریفک قوانین کی پابندی، وقت کی پابندی، قطار کی پابندی، خواتین کا احترام وغیرہ۔ یہ وہ ذمہ داریاں ہیں جن کو پورا کرنے کی کوشش کرنے والے بحیثیت قوم کامیاب رہتے ہیں۔ اب ایک نظر ان اصولوں پر جو بطور پاکستانی شہری ہم پر فرض ہیں اور جن کا تقاضا یہ مملکت خداداد اپنے شہریوں سے کرتی ہے۔

1۔ اسلامی قوانین کو ملک کی بنیادی اساس مانتے ہوئے اپنی زندگیاں اسلامی تعلیمات کے مطابق بسر کریں۔

2۔ پاکستان کے شہری ایسے جمہوری نظام کی حمایت کریں جس میں سب کے لیے آزادی، احترام، عزت، تکریم اور مساوات کا نفاذ

ہو۔

3۔ پاکستان کے شہریوں کو محبّ وطن ہونا پڑے گا اور آزمائش کی گھڑی میں ملک وقوم کے لئے قربانی دینے کے لیے تیار رہنا ہوگا۔

4۔ ہر پاکستانی کو رزق حلال کی طلب کرنی ہوگی یہ ہمارا دینی تقاضا بھی ہے اور اس سے رشوت، سفارش اور اقربا پروری کی بھی حوصلہ شکنی بھی ہوگی۔

5۔ تعلیم یافتہ اور مہذب شہری ہی قوموں میں نئی روح پھونک سکتے ہیں لہٰذا تعلیم پر خصوصی توجہ دینی ہوگی اور یہ کام انفرادی سطح پر بھی کرنا ہوگا۔

6۔ شہریوں کو چاہئے کہ وہ ملک کے قوانین کی پابندی کریں اور اداروں کے ساتھ مکمل تعاون کرتے ہوئے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے سے گریز کریں۔

7۔ سماج دشمن عناصر کے ہاتھوں کھلونا بننے کی بجائے قومی وقار، ترقی اور یک جہتی کے کاموں میں حصہ لینا چاہیے۔

8۔ نکمے، ناکارہ اور سست شہری ریاست کا بوجھ ہوتے ہیں لہٰذا محنت کیجئے اور محنت کش بنئے۔

9۔ اپنے تمام ٹیکس مکمل اور بروقت ادا کیجئے۔

10۔ فلاح و بہبود کے کاموں میں حصہ لیں۔

11۔ دوسروں کی مدد کے لیے ہر وقت تیار رہیں۔

12۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے لہٰذا اسلامی اخوت اور عظمت کے لیے کام کیجیے۔

13۔ اپنے تمام فرائض پوری ذمہ داری اور توجہ سے ادا کریں۔

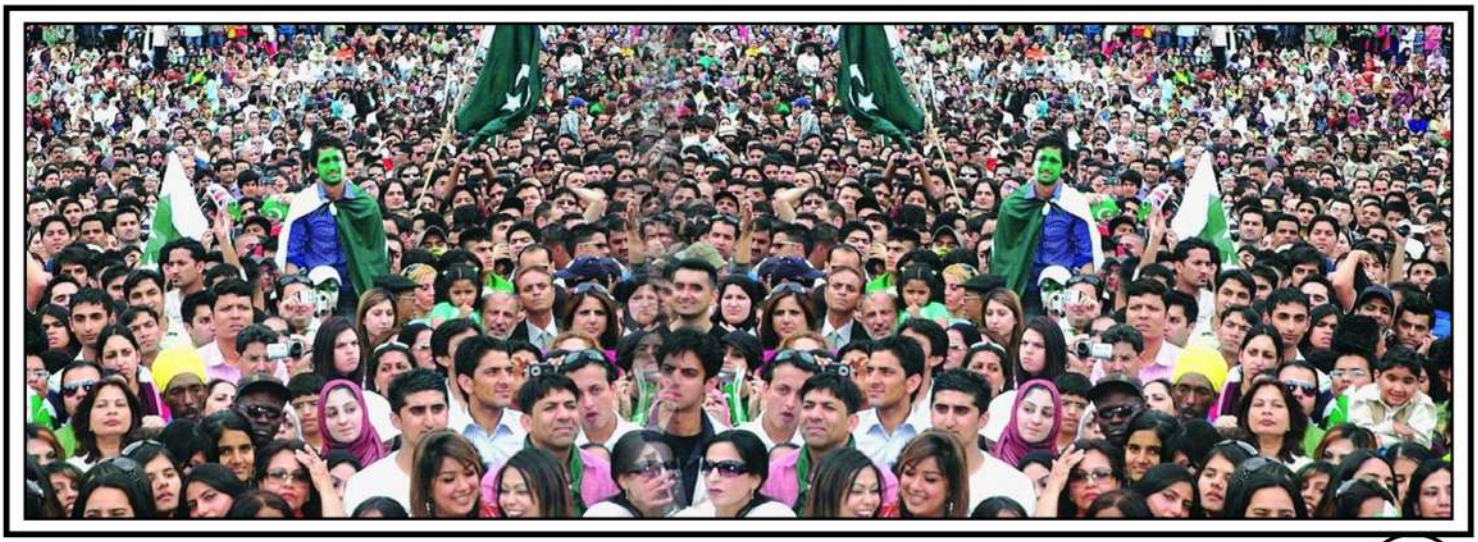

استاد معمارِ قوم

ریحانہ اکبر ریسرچ آفیسر (NGC)

باشعور اور تعلیم یافتہ معاشرہ استاد کے ذریعے ہی وجود میں آتا ہے۔ کیوں کہ استاد قوم کا محسن اور معمار ہوتا ہے۔ ہر قسم کی اخلاقی، ثقافتی، معاشرتی اور مذہبی نیکیوں کی کلید استاد کے ہاتھ میں ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہر قسم کی ترقی کا سرچشمہ اسکی محنت ہے۔ ایک کامیاب استاد اپنی فکر، اپنے جذبہ احساس، اور اپنی تحقیقی اور تخلیقی قابلیت کو بروئے کار لاتے ہوئے معاشرہ کی تعمیر و تشکیل میں بھرپور کردار ادا کرتا ہے۔ استاد کا فرض سب فرائض سے زیادہ مشکل اور اہم ہے کیونکہ یہ طلباء کی ہمہ جہتی نشوونما کا ذمہ دار ہے۔

انسانی وجود دو چیزوں کا مجموعہ ہے ایک مادی اور دوسرا روحانی۔ جب تک دونوں اجزا کے فروغ کی کوشش نہ کی جائے انسان کی شخصیت ناقص و نامکمل رہتی ہے۔ انسان اپنی ابتدائی عمری مراحل میں ماحولی رہنمائی کا محتاج ہوتا ہے۔ عمر کے ان مراحل میں ماں باپ اس کی پرورش و تربیت کے ذمہ دار ہیں۔ پھر ایک مخصوص عمر میں اس کا واسطہ تعلیمی ماحول سے پڑتا ہے جہاں استاد کا رول اس کی تربیت و تعلیم میں بنیادی ہوتا ہے۔ اچھی شخصیت سازی میں سب سے بڑا رول استاد کا ہوتا ہے۔ طلباء کی تعلیم و تربیت کے عمل میں استاد کے ذاتی اوصاف اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہمہ جہتی تربیت کا حامل استاد طلباء کو کامل بنانے کا ماہر ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی شخصیت، پیشہ، اور عمومی کردار کے لحاظ سے منفرد شخصیت کا حامل ہوتا ہے۔۔ ایک کامیاب استاد طالب علم کو زندگی کا سلیقہ سکھاتا ہے، سوچ اور فکر کی راہیں متعین کرواتا ہے، ساتھ ہی ساتھ خود پر یقین اور اعتماد کرنا بھی سکھاتا ہے اور کائنات کی گتھیاں سلجھانے کے گر بھی بتاتا ہے۔ اپنی ساری صلاحیتیں اپنے طالب علم پر صرف کر کے اس کی ذات کی مثبت تعمیر کرتا ہے۔ اسے اس کی ذات سے آگہی فراہم کراتا ہے۔ اس کی شناخت اس پہ واضح کرتا ہے، اور یہ احساس دلاتا ہے کہ تم کیا ہو؟ کس مقصد کے تحت اس دنیا میں آئے ہو؟ اور تمہیں معاشرے میں کیا کردار نبھانا ہے؟ تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے لئے بھی اچھے اور معیاری استاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک استاد بچوں کی تعلیم و تربیت کو اپنا فرض سمجھتے ہوئے اپنے طریقہ تدریس کو کس طرح موثر بنائے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے طلباء کی ذہنی صلاحیتوں، ان کی عمر، دلچسپیوں اور طبیعت کے رجحانات کا بخوبی ادراک کرتے ہوئے ان کی شخصیت کی تعمیر و تشکیل میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے استاد بحیثیت معمارِ قوم اپنے مقام و مرتبے کو سمجھے اور اس کے مطابق اپنے طرزِ عمل کو بلند ترین مقام تک لے جائے۔ تاکہ ملک میں واقعی تعلیم کا میعار بلند ہو۔ اور معاشرہ کے ذمہ اساتذہ کی قدر و منزلت اور انھیں وہ مقام اور عزت دینا ہے جس کے وہ اہل ہیں۔

Umeed Writers Club
اُمید رائیٹرز کلب
ممبران کی تحریریں

''اُستاد۔معمارِقوم''

مس زینب رضا (سائنس ٹیچر، گرلز ہائی سکول)

اساتذہ کا عالمی دن ہر سال 5 اکتوبر کو منایا جاتا ہے اس دن جہاں اساتذہ کو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے وہاں ان مسائل کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے جو انہیں درپیش ہیں۔ جب تک اساتذہ کو معاشرے میں عزت نفس نہیں ملتی وہ مقام نہیں ملتا جس کے وہ مستحق ہیں وہ اپنے فرائض کو بخوبی انجام نہیں دے سکتے۔ اُستاد کو مقام عطا کیا کہ اُستاد کو قوم کا معمار کہا جاتا ہے اور روحانی والدین کا درجہ دیا جاتا ہے۔ یہ اُستاد ہی ہے جس نے طالب علم کی زندگی کو سلیقہ اور شعور سکھایا اور انہیں زندگی کا مقصد متعارف کرایا۔ طالب علموں میں سوچ اور فکر کی راہ اساتذہ نے ہی متعین کی۔ زندگی کی گتھیاں سلجھانے کے گر بتائے۔ محبتوں کے ساتھ اُس وقت پہلا سبق پڑھایا جب طالب علم ایک کورے کاغذ کی مانند تھا۔ ہمارے اساتذہ نے ہی ہمیں اس قابل بنایا کہ ہم معاشرے کے ایک مفید شہری کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اُستاد صرف کتابی تعلیم ہی نہیں بلکہ دینی، اخلاقی، روحانی، جسمانی، ذہنی، معاشرتی اور ہر طرح کی تعلیم سے ہمکنار کرتا ہے۔ زمانے کے اتار چڑھاؤ سے لے کر اپنے احتساب تک ہماری کردار سازی میں اُنھوں نے اپنا پورا حق ادا کیا۔

''تیرے علم و محنت کی نہیں ہے انتہا کوئی
نہیں ہے تجھ سے بڑھ کر ساز فطرت میں نوا کوئی''

استاد کا مقام اتنا بلند ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بھی اپنے آپ کو معلم کہا آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں'' بحیثیت استاد ہم سب کو نبی کریم ﷺ کے طریقہ تدریس کو اپنانا چاہئے تا کہ طالب علم ہماری بات کو سمجھ سکے اور تعلیم پر عمل پیرا ہو سکے۔

اُستاد ہی ہے جو زمین کی پستیوں سے لے کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے۔ اُستاد ایک دریا ہے جس میں علم کا پانی

موجیں مارتا ہے اور طالب علم اس پانی میں غوطے مار کر موتی، ہیرے، جوہرات نکال کر اپنے دامن میں بھرتا ہے۔ اُستاد کا مقصد ہی انسان سازی ہے یہ ایک ایسی صنعت کا درجہ رکھتا ہے جس پر طالب علم کی ساری زندگی کا دارومدار ہوتا ہے۔

بقول اقبال:

''شیخ مکتب ہے ایک عمارت گر جس کی صنعت ہے روح انسان''

ہمیشہ وہ قومیں ترقی کرتی ہیں جو اساتذہ کا ادب کرتی ہیں اور قوموں کی ناکامی کی ایک وجہ اساتذہ کا ادب نہ کرنا بھی ہے۔ ترقی کی منزلیں تعلیم سے جُڑی ہے اور تعلیم کی منزل استاد سے جُڑی ہے۔

''اُستاد۔ معمار قوم''

(مس شہناز سعید، ٹیچر گرلز ہائی سکول)

''جن کے کردار سے آتی ہے صداقت کی مہک ان کی تدریس سے پتھر بھی پگھل جاتے ہیں''

انسان کو پیدائش کے بعد بشریت سے آدمیت تک تراشنے والی ہستی معلم کی ہی ہے اور اس ہستی کا احترام ہم سب پر کتنا لازم ہے اسی کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ رسول پاک ﷺ نے خود کو معلم کہا۔

ایک استاد محض ایک شخص یا ذات کا نام نہیں ہوتا بلکہ پورا ایک جہاں ہوتا ہے۔ استاد کی محنت، لگن، شوق، امانت، دیانت، راست بازی، نیک نیتی کا اثر صرف اسکی ذات تک ہی محدود نہیں ہوتا بلکہ ان صفحات حسنہ کا دائرہ کار کروڑوں لوگوں تک وسیع ہوتا ہے۔ استاد کسی قوم یا معاشرے کا معمار ہوتا ہے وہ قوم کو تہذیب وتمدن، اخلاقیات اور معاشرتی اتار چڑھاؤ سے واقف کرواتا ہے۔

بے شک استاد قوم کا محسن بھی ہوتا ہے اور معمار بھی استاد وہ عظیم ہستی ہے جس کا مقام بہت بلند ہے۔ استاد نونہالان وطن کی تعلیم کا فریضہ سرانجام دیتا ہے استاد کیوجہ سے ایک باشعور اور تعلیم یافتہ معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ استاد بچوں کو جہالت کے گڑھے سے نکال کر علم کے نور کی طرف لے جاتا ہے۔ والدین جن معزز ہستیوں کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔ وہ ہمارے اساتذہ کرام ہیں کیونکہ اگر والدین ہماری جسمانی نشوونما کا سامان فراہم کرتے ہیں تو اساتذہ ہماری روحانی تربیت کا سبب بنتے ہیں۔

درس وتدریس انبیاء کی وراثت ہے استاد ہی نوجوانوں کو علم وفنون سے روشناس کرواتا ہے یہ ایک ایسا پیشہ ہے جو انبیاء کی

وراثت ہے۔ایک اچھا استاد ہی قوم کے بچوں کو تعلیم وتربیت سے بہرہ مند کر کے مفید شہری بنا سکتا ہے۔

''تیرے علم ومحبت کی نہیں ہے انتہا کوئی نہیں ہے تجھ سے بڑھ کر ساز وفطرت میں نوا کوئی''

منصب استاد کی عظمت اور اہمیت جس قدر بلند ہے اسی قدر اس منصب پر فائز ہونے والے شخص کے کندھوں پر بھاری ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔زندگی کے تمام پیشے پیشہ تدریس کی کوکھ سے جنم لیتے ہیں۔زندگی کا کوئی بھی شعبہ عدلیہ،فوج،سیاست، بیوروکریسی صحت وثقافت تعلیم ہو یا صحافت یہ تمام ایک استاد کی صلاحیتوں کی عکاسی کرتے ہیں۔اگر مذکورہ شعبہ جات میں عدل توازن اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے تو یہ صالح اساتذہ کی تعلیمات کا نتیجہ ہے اگر اساتذہ کی تعلیمات میں کہیں کوئی نقص اور عنصر خلاف شرافت و انسانیت آجائے تو وہ معاشرہ رشوت خوری اور بدامنی کی منہ بولتی تصویر بن جاتا ہے۔استاد کو ایک صالح معاشرے کی تعمیر میں کلیدی کردار کی انجام دہی کی وجہ سے ہی معمار قوم کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔

استاد مدرسہ کی چار دیواری ہی تک استاد نہیں ہوتا بلکہ وہ ہر پل اپنی رفتار،گفتار،کردار غرض ہر بات میں معلم ہوتا ہے۔ایک استاد کو صبر وتحمل معاملہ فہمی،قوت فیصلہ طلباء سے فکری لگاؤ،خوش کلامی اور موثر انداز بیاں جیسے اوصاف سے متصف ہونا چاہئے۔

بے شک استاد قوم کا محسن ہے استاد محبت واخوت،رواداری،ہمدردی،ایثار،قربانی،اتفاق،اتحاد،شرافت،امانت،صداقت اور عدالت کا سبق دیکر افراد کو اقوام کی امامت سکھاتا ہے۔

''استاد۔معمار قوم''

انیلہ اسد (گرلز ہائی سکول)

استاد قوم کا محسن بھی ہوتا ہے اور معمار بھی۔استاد وہ عظیم ہستی ہے جس کا مقام بہت بلند ہے۔استاد نونہالان وطن کی تعلیم کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔استاد کی وجہ سے ایک باشعور اور تعلیم یافتہ معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

''تیرے علم ومحبت کی نہیں انتہا کوئی نہیں تجھ سے بڑھ کر ساز فطرت میں نوا کوئی''

استاد بچوں کو جہالت کے گڑھے سے نکال کر علم کے نور کی طرف لے جاتا ہے۔والدین کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔کیونکہ وہ ہماری جسمانی نشوونما کا سامان فراہم کرتے ہیں تو اسی طرح اساتذہ ہماری روحانی تربیت کا سبب بنتے ہیں۔

''ماں باپ اور استاد سب ہیں رحمت خدا کی ہے روک ٹوک انکی حق میں تمہارے نعمت''

ایک اچھا استاد قوم کے بچوں کو تعلیم و تربیت سے بہرہ مند کر کے انہیں مفید شہری بناتا ہے۔

''لفظ پھر لفظ ہیں جذبوں کو سمیٹیں کیونکر میں کیسے کر پاؤں گا اظہار عقیدت تجھ سے''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے بے شک میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں جس نے مجھے ایک لفظ بھی سکھایا وہ میرا استاد ہے اور میں اسکا غلام ہوں۔ قرآن کی روشنی میں بار بار علم والوں اور جاہلوں کا فرق بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سیکھو اور علم سیکھنے کے لیے سلیقہ اختیار کرو۔ اور جس سے علم سیکھتے ہو اس سے تواضع سے پیش آؤ۔ استاد کا ادب کامیابی کی پہلی سیڑھی ہے استاد محسن تعلق علم انسانیت ہے اور انسانیت کے لیے اسکے مقام اور مرتبے کا وسیلہ بنتا ہے جو کسی اور طریقے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ استاد اور شاگرد کا تعلق علم کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ شاگرد اپنے علوم استاد سے لیتا ہے۔ گویا استاد ایک دریا ہے جسکا پانی موجیں مارتا ہے اور شاگرد اس دریا میں جا کر اسکی گہرائی سے موتی، ہیرے اور جواہرات نکال کر اپنا دامن بھر لیتا ہے۔ بقول اقبال:

''شیخ مکتب ہے اک عمارت گر جسکی صنعت ہے روح انسانی''

''استاد۔ معمار قوم''

مہناز لیاقت (لیکچرر جرنلزم، PSDCW)

اُستاد کو قوم کا معمار کہا اور روحانی والدین کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اُستاد کا پیشہ پیغمبری ہے جس کا تعلق پیغمبری سے ہے۔ اس پیشے کا مقصد ہی انسان سازی ہے جو ایک ایسی صنعت کا درجہ رکھتا ہے جس پر تمام صفات کا ہی نہیں بلکہ ساری زندگی کا دارومدار ہے۔ معلمین کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہوتے ہیں لیکن ہمارے معاشرے میں استاد کے بارے میں عموماً غیر سنجیدہ قسم کی رائے رکھی جاتی ہے اور انہیں وہ مقام نہیں دیا جاتا جس کے وہ حق دار ہیں قومیں جب بھی عروج حاصل کرتی ہیں تو وہ اپنے اساتذہ کی تکریم کی بدولت ہی حاصل کرتی ہیں، کسی قوم پر زوال آنے کی سب سے بڑی وجہ بھی اساتذہ کی تکریم چھوڑ دینا ہے۔ اساتذہ کی عظمت کے بارے میں دنیا بھر کی زبانوں میں بے شمار اقوال موجود ہیں اور مہذب معاشروں میں انہیں قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا

ہے۔ترقی کی منزلیں تعلیم سے جڑی ہیں۔

''رہبر بھی یہ ہمدم بھی یہ غم خوار ہمارے　　استاد یہ قوموں کے ہیں معمار ہمارے''

معلم کے ذمے طلباء کی تعمیر کردار اور تعمیر ذات ہے۔خدا کی ذات سے آگہی بھی استاد کراتا ہے۔وہ اپنی علمی ہنرمندی سے تراش خراش کر ملک وملت کے لئے جوہر میں تبدیل کر دیتا ہے۔کرہ ارض پر اساتذہ ان ستاروں کی مانند ہیں جن کی چمک سے بحر و بر کے ظلمات میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔

''استاد۔معمار قوم''

مس مہرین اسحاق (لیکچرار، کمپیوٹر سائنس PSDCW)

جب تک ایک بچہ گھر میں پرورش پاتا ہے ماں باپ اُس کی تربیت کا ذمہ اُٹھاتے ہیں لیکن جب وہ درس گاہ میں داخل ہو جاتا ہے تو پھر اُس کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری اُسکے استاد پر عائد ہو جاتی ہے۔یہ بات درست ہے کہ بچوں کی تربیت کی بنیاد والدین رکھتے ہیں لیکن اس بنیاد پر تعلیم وتربیت کی عمارت کو استاد بلند کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں اُستاد کو بہت مرتبہ حاصل ہے۔اُستاد نہ صرف ایک طالب علم کی شخصیت کو نکھارتا ہے۔بلکہ وہ پوری قوم کا معمار ہوتا ہے۔اُستاد طالب علم کو جو سکھاتا ہے، طالب علم انہی باتوں کو آگے پہنچاتا ہے اور اس طرح پھر ایک معاشرے میں اچھی صفات پروان چڑھتی ہیں۔بقوم شاعر:

''دیکھا نہ کوہ کُن کوئی فرہاد کے بغیر　　آتا نہیں ہے فن کوئی اُستاد کے بغیر''

ہر پیشہ کی ایجاد استاد کی بدولت ہی ہے۔اُستاد کے پیشے کی وجہ سے باقی پیشوں کا وجود آیا ہے۔اُستاد کو روحانی والدین کا درجہ دیا جاتا ہے۔استاد طالب علم کو فرش سے عرش تک لے جاتے ہیں۔وہ قوم کی بنیاد اس طرح سے رکھتے ہیں کہ آنے والی نسلیں بھی اس سے فائدہ اُٹھائیں اور ترقی حاصل کریں۔ایک معلم کبھی بھی طالب علم کا برا نہیں چاہتا وہ جو بھی کرتا ہے قوم کی اصلاح کے لئے کرتا ہے۔اُستاد ہی ہمارے معاشرے کی بنیاد ہیں۔جو قوم اپنے استاد کی عزت نہیں کرتی وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتی کیونکہ اُنکی بنیاد ہی کھوکھلی ہوتی ہے۔اسکے برعکس جو اپنے استاد کی عزت کرتے ہیں وہ ہی دنیا میں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔بقوم شاعر:

''ہماری درسگاہ میں جو استاد ہوتے ہیں　　حقیقت میں ہی قوم کی بنیاد ہوتے ہیں''

''استاد۔معمارقوم''

مس فضہ نذیر (لیکچرار ایجوکیشن، PSDCW)

''تیرے علم ومحنت کی نہیں ہے اشیا کوئی نہیں ہے تجھ سے بڑھ کر ساز فطرت میں نوا کوئی''

استاد قوم کا محسن بھی ہے اور معمار بھی استاد وہ عظیم ہستی ہے جس کا مقام بہت بلند ہے استاد نونہالان وطن کی تعلیم کا فریضہ سر انجام دینا ہے۔ استاد کی وجہ سے ایک باشعور اور تعلیم یافتہ معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ استاد بچوں کو جہالت کے گڑے سے نکال کر علم کے نور کی طرف لے جاتا ہے۔ والدین کے ساتھ ساتھ جن معزز ہستیوں کا احترام طالب علم پہ لازم ہے وہ اساتذہ ہوتے ہیں کیوں کہ اگر والدین بچے کی جسمانی نشوونما کا سامان فراہم کرتے ہیں تو اساتذہ روحانی تربیت ونشوونما کا سبب بنتے ہیں۔ اسی لئے استاد کو قوم کا معمار اور روحانی والدین کا درجہ دیا جاتا ہے۔ استاد کا پیشہ ایسا ہے جس کا تعلق پیغمبری سے ہے۔ اس پیشے کا مقصد ہی انسان سازی ہے جو ایک ایسی صنعت کا درجہ رکھتا ہے جس پر تمام صفات کا ہی نہیں بلکہ ساری زندگی کا دارومدار ہے معلمین کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہوتے ہیں قومیں جب بھی عروج حاصل کرتی ہیں تو اپنے اساتذہ کی تکریم کی بدولت حاصل کرتی ہیں۔ کسی دانا کا قوم ہے ''استاد کا ادب کامیابی کی پہلی سیڑھی ہے''۔

کسی بھی انسان کی کامیابی کے پیچھے اچھے استاد کی بہترین تعلیم وتربیت کارفرما ہوتی ہے۔ خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جنہیں اچھے استاد میسر آتے ہیں۔ ایک معمولی سے نوخیز بچے سے لے کر ایک کامیاب فرد تک کا سفر استاد کا مرہون منت ہے۔ وہ ایک طالب علم ہیں۔ جس طرح کا رنگ بھرنا چاہئے بھر سکتے ہیں۔ استاد ایک چراغ ہے جو نازک راہوں میں روشنی کے وجود کو برقرار رکھتا ہے اور تاریکی میں روشنی بخشتا ہے۔ استاد وہ پھول ہے جو اپنی خوشبو معاشرے میں امن، مہر ومحبت اور دوستی کا پیغام پہنچاتا ہے جو ایک طالب علم کو صراط مستقیم پر گامزن کرتا ہے۔

استاد ایک ایسا رہنما ہے جو آدمی کو زندگی کی تاریکیوں سے نکال کر منزل کی طرف گامزن کرتا ہے۔ استاد ایک مینار نور ہے اور وہ سیڑھی ہے جو انسان کو بلندی تک پہنچا دیتی ہے۔

''شیخ مکتب ہے اک عمارت گر جس کی صنعت ہے روحِ انسانی''

''استاد۔معمارِقوم''

محمد خالد محمود (اسسٹنٹ پروفیسر، PSIT)

''جن کے کردار سے آتی ہو صداقت کی مہک ان کی تدریس سے پتھر پگھل سکتے ہیں''

اللہ رب العزت نے انسان کی تخلیق کو احسن تقویم ارشاد فرمایا ہے۔علم، عقل وشعور، فہم وادراک، تمیز معرفت اور جستجو وہ بنیادی اوصاف تھے جن کی وجہ سے انسان باقی مخلوقات سے اشرف واعلیٰ اور ممتاز قرار دیا گیا۔ یہ ایک آفاقی حقیقت ہے کہ حصول علم درس و مشاہدہ سمیت کئی خارجی ذرائع سے ہی ممکن ہوتا ہے۔ان میں مرکزی حیثیت 'استاد یا معلم' ہی کی ہے۔معلم وہ اہم شخصیت ہے جو تعلیم وتربیت کا محور منبع ومرکز ہوتا ہے۔ترقی یافتہ قوموں اور مہذب معاشروں میں استاد کو ایک خاص مقام ومرتبہ اور نمایاں حیثیت حاصل ہوتی ہے۔استاد کا مقام ومرتبہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔

استاد بلاشبہ عظیم ہستی اور انسانیت کی محسن ذات ہے۔استاد کی بڑی شان اور عظمت ہے دنیا نے چاہے استاد کی حقیقی قدر و منزلت کا احساس کیا ہو یا نہ ہو لیکن اسلام نے بہت پہلے سے ہی اس کی عظمت کو اجاگر کیا، اس کے مقام سے انسان کو آشنا کیا اور اس کائنات کے عظیم محسن سیدنا حضرت محمد ﷺ نے طبقہ اساتذہ کو یہ کہہ کر شرف بخشا کہ ''میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں'' اللہ رب العزت نے انسانیت کی رہنمائی اور تعلیم کے لئے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کو معلم ومربی بنا کر بھیجا' ہر نبی شریعت کا معلم ہونے کے ساتھ ساتھ کسی ایک فن کا ماہر اور معلم بھی ہوتا تھا۔خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ نے معلم کو انسانوں میں بہترین شخصیت قرار دیتے ہوئے فرمایا:

''تُم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے'' (بخاری 5027)

استاد ہونا ایک بہت بڑی نعمت ہے اور سعادت ہے۔استاد کی عظمت ایک مستقل قدر ہے بلکہ کوئی بھی معاشرہ اسے تسلیم کئے بغیر علم وترقی کا ایک قدم بھی طے نہیں کرسکتا۔الطاف حسین حالی نے کیا خوب کہا ہے:

''ماں باپ اور استاد سب ہیں خدا کی رحمت'' ''ہے روک ٹوک ان کی، حق، میں تمہارے نعمت''

استاد کسی بھی قوم ومعاشرے کا معمار ہوتا ہے۔ وہ قوم کو تہذیب وتمدن، اخلاقیات اور معاشرتی اتار چڑھاؤ سے روشناس

کرواتا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ استاد کا مقام کسی بھی معاشرے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔کیونکہ کسی بھی قوم کا مستقبل اس قوم کے استاد کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

تدریس کا دیگر شعبہ جات زندگی سے تعلق ہوتا ہے۔زندگی کے تمام شعبے یا پیشے، پیشہ وتدریس کی کوکھ سے ہی جنم لیتے ہیں۔ زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہوخواہ سیاست، عدالت، فوج، طب، صنعت وحرفت، صحافت، بیوروکریسی، ثقافت، تعلیم کا کوئی بھی شعبہ ہو، یہ تمام ایک استاد کی صلاحیتوں کی عکاسی کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔استاد معاشرے کی عمدہ اقدار کا امین ونگہبان ہونے کے ساتھ ساتھ ان اقدار کو آنے والی نسلوں تک پہنچانے کا فریضہ بھی سرانجام دیتا ہے۔

''دیکھا نہ کوہ کن کوئی فرہاد کے بغیر'' ''آتا نہیں ہے فن کوئی استاد کے بغیر''

استاد کو افراد سازی کے فرائض کی ادائیگی کے سبب معاشرے میں اس کا جائز امقام فراہم کیا جانا ضروری ہے۔معاشرتی خدمات کی ادائیگی کے سبب معاشرہ نہ صرف استاد کو اعلیٰ اور نمایاں مقام فراہم کرے بلکہ اس کے ادب واحترام کو بھی ہر دم ملحوظ خاطر رکھے۔

''رہبر بھی یہ ہمدم بھی یہ غم خوار ہمارے'' ''اُستاد یہ قوموں کے ہیں معمار ہمارے''

''استاد۔معمار قوم''

محمد اختر (لیکچرار، PSIT)

معاشرہ میں معلم کی ضرورت:

معلم یا استاد معاشرہ اور قوم کو سنوار کر اس کے خدوخال کو نمایاں کرتا ہے اور دنیا میں ترقی کرنے کے مقاصد کا تعین کرتا ہے۔کسی بھی معاشرے کی ترقی کو ہم صرف اس کسوٹی پر کھ سکتے ہیں کہ یہ قوم دوسری قوموں کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کے کتنے قابل ہے۔کیا ہم دوسری اقوام کے احساسات وجذبات سمجھ سکتے ہیں اور اپنے احساسات دوسری اقوام کو منتقل کرنے کی کتنی صلاحیت رکھتے ہیں۔اخلاقیات کے میدان میں وہ کس بلندی پر فائز ہے۔یہ کام صرف معلم ہی سرانجام دے سکتا ہے۔

معلم بطور معمار قوم: جب ہم معلم کی ذمہ داری کی طرف دیکھتے ہیں تو اس کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ایک تعلیم اور دوسری تربیت

۔تعلیم کے بغیر ہم دوسری قوموں کے ساتھ کھڑے نہیں ہو سکتے اور تربیت کے بغیر ہم احساس ذمہ داری نہیں کر سکتے دونوں اقدار ایک دوسرے کے لئے لازم وملزم ہیں۔

معلم بطور معمار قوم: اس میں تو کوئی دوسری رائے ہے ہی نہیں کہ معلم معمار قوم ہوتا ہے۔ دنیا میں ترقی یافتہ جو قومیں نظر آتی ہیں۔ وہ استاد کی ہی مرہون منت ہیں۔ جن قوموں نے استاد کے مرتبے کو پہچانا اور قدر کی وہ ترقی کی معراج کو پہنچ گئیں اور ترقی پذیر اور پس ماندہ قومیں حرص بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھتی ہیں اور ان کی تقلید کو باعث فخر سمجھتی ہیں۔ اگر ہم اپنے ملک پاکستان کی حالت پر غور کریں تو ہمیں اپنے بچوں اور تعلیمی ڈگریوں کے درمیان ایک بہت بڑا خلا نظر آتا ہے۔ ڈگریاں آگے اور ہمارے بچے بہت پیچھے ہیں کیونکہ ہم نے اپنے طالب علم کی کردار سازی کی طرف بالکل توجہ نہ دی۔ ہمارے ملک کے اساتذہ میں اکثریت دہاڑی دار طبقے کی ہے۔ جو اپنی فکر معاش کے گرداب میں غوطہ زن ہیں۔ وہ کس طرح دوسری اقدار کی طرف توجہ دے سکتے ہیں اور دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے تعلیم جیسا خطرناک ہتھیار اناڑی لوگوں کے ہاتھ میں تھما دیا۔ ہمیں یہ احساس ہی نہیں کہ تعلیم ایسا ہتھیار ہے جو قوموں کو تباہ بھی کر سکتا ہے اور بنا بھی سکتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ اگر کسی قوم کو تباہ کرنا ہو تو اسکا نظام تعلیم تباہ کر دو۔ ہم ایک گاڑی چلانے کے لئے تو لائسنس یافتہ ڈرائیور تلاش کرتے ہیں لیکن استاد بنانے کے لئے کوئی جامع پالیسی نہیں ہے اور پبلک سیکٹر اور پرائیویٹ سیکٹر میں اساتذہ کی کردار سازی کا کوئی جامع پروگرام ترتیب نہیں دیا جاتا۔ قوموں کی ترقی چند افراد سے نہیں ہوتی بلکہ سب افراد ترقی میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔ ہمیں اپنا نظام تعلیم درست کرنے کے لئے سنجیدگی سے سوچنا ہوگا۔

''استاد۔ معمار قوم''

عروسہ ذوالفقار (تعلیمی کونسلر، JYSC)

اُستاد جسے ''معمار قوم'' کہا جاتا ہے افراد کی کردار سازی کا کام کرتا ہے۔ افراد سے ہی قوم بنتی ہے اسی لئے استاد پوری قوم کا محسن ہوتا ہے۔ قوموں کا بنانا سنوارنا استاد ہی کا کام ہے اور یہ پیغمبری پیشہ ہے۔

علم انسان کو درست معنوں میں انسان بناتا ہے جبکہ بغیر علم کے انسان حیوان کے موافق ہیں علم ایسا زیور ہے جسے کوئی چوری نہیں کر سکتا۔ یہ سینہ بہ سینہ چلتا ہے اور چراغ سے جلتا ہے علم کی روشنی دل و دماغ کو منور کرتی ہے۔ ''یہ روشنی استاد کے ذریعے ہی حاصل

ہوتی ہے۔اس لئے علم اور استاد کا ادب ہم سب پر لازم ہے جو قومیں اپنے محسن کی احسان مند ہوتی ہیں۔وہ پھل پاتی ہیں اور زندگی میں کامیاب و کامران ہوتی ہیں۔دنیا کے تمام بڑے لوگ استاد کی تربیت کے مرہون منت ہیں۔اُستاد کو ہر جگہ معزز مقام حاصل ہے۔ اس کی حیثیت روحانی باپ کی ہے۔جس طرح باپ اپنی اولاد کی جسمانی پرورش کرتا ہے اسی طرح استاد اپنے شاگردوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کر کے روحانیت کی طرح مائل کرتا ہے۔''استاد کا احترام ہر دور میں کیا جاتا رہا ہے آج بھی ہو رہا ہے۔یہ ہمارا قومی فرض بھی ہے اور اخلاقی ذمہ داری بھی، مذہبی و قومی روایت بھی۔حضرت علیؓ کا قول ہے:''جس نے مجھے ایک لفظ بھی سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنالیا''اس قول سے استاد کی عظمت و احترام کا اندازہ خود بخود ہو جاتا ہے۔ہمیں بھی اپنے اساتذہ کرام کا بھرپور احترام کرنا چاہئے تا کہ دنیا و آخرت میں فیض پا سکیں اور اپنے استاد کی شناخت بن سکیں۔یہی ہماری زندگی کی بہت بڑی کامیابی و کامرانی ہوتی ہے۔

''استاد۔معمار قوم''

شانزہ وقار (تعلیمی کونسلر، JYSC)

یہ فقرہ طشت از بام ہے کہ استاد معمار قوم ہے۔استاد وہ عظیم ہستی ہے جس کا مقام بہت بلند ہے۔وہ نونہالانِ وطن کی تعلیم کا فریضہ انجام دیتا ہے۔حضورﷺ نے فرمایا''بے شک میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں''معلم چار جری لفظ اپنے اندر انتہائی خوبصورت معنی سمیٹے ہوئے ہیں۔مثلاً''م سے محبت و مہربانی''''ع سے علم و عمل''''ل سے لگاؤ''''م سے مدد و معاون''ایک زمانہ تھا جب طالب علم حصول علم کی تلاش میں میلوں کا سفر پیدل طے کرتے تھے۔استاد کی سزاؤں کو جھیلتے تھے۔تب جا کر نگینہ بنتے تھے۔مگر اس دور میں طالب علم با ادب اور با تہذیب ہوتے تھے۔استاد کی باتوں کو سننا مذاق اُڑانا تو دور کی بات نظر اُٹھا کر بات کرنے سے بھی ڈرتے تھے۔وقت نے ترقی کی منازل طے کیں تو تہذیب و آداب کے انداز بھی بدل گئے۔آج کے دور میں طالب علم استاد کو تنخواہ دار ملازم سمجھتا ہے۔یہ ہی وجہ ہے کہ سکول، کالج، یونیورسٹیاں ہونے کے باوجود معاشرے میں تہذیب و اخلاق نام کو نہیں ہے قومیں جب بھی عروج حاصل کرتی ہیں تو اپنے اساتذہ کی تکریم کی بدولت حاصل کرتی ہیں اور زوال آنے کی وجہ بھی اساتذہ کی تکریم چھوڑ دینا ہے۔ ترقی کی منزلیں تعلیم سے جڑی ہیں اور کون ہے جو تعلیم میں استاد کے کردار سے انکار کرے۔اساتذہ کا عالمی دن ہر سال 5 اکتوبر کو منایا

جاتا ہے اس کی ابتدا 1994ء میں ہوئی۔ جب تک استاد کو معاشرے میں وہ مقام نہیں ملتا جس کے وہ حقدار ہیں تب تک وہ اپنے فرائض کو بخوبی انجام نہیں دے سکتے یومِ اساتذہ جہاں اساتذہ کی عزت وتکریم کا دن ہے۔ وہیں اس عزم کے اعادے کا بھی دن ہے اگر ہمیں ایک بہترین قوم کی تشکیل درکار ہے تو اسکے لئے اساتذہ کی عزت پہلی ترجیح ہے۔ میں آج ان تمام اساتذہ کو سلام پیش کرتی ہوں جنہوں نے میری علمی پرورش کی۔ جنہوں نے اپنے علم کے ذریعے عقل کو علم سے روشناس کرنے کا ہنر سکھایا اور سلام ہو ان اساتذہ پر جو علم کی قندیلوں سے قندیلیں جلاتے ہیں۔ سلام ہو ایسے اساتذہ پر جو محبت، امن اور اخوت کا پرچار کرتے ہیں۔ سلام ہو ایسے اساتذہ کو جو علم کی روشنی سے جہالت کے اندھیرے کو ختم کرتے ہیں۔ سلام ہو جو تاریک زینوں کو منور کرتے ہیں۔

''استاد۔ معمارِ قوم''

شبراز بی بی (سینئر تعلیمی کونسلر، JYSC)

اُستاد معمارِ قوم ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے اور اسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ یہ ایک ایسا پیشہ / شعبہ ہے۔ جسے ہمارے مذہب میں بھی ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ بے شک یہ پیغمبروں کا پیشہ رہا ہے۔ خود آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں'' ایک اور جگہ آپ ﷺ نے فرمایا! ''کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟'' اسی طرح تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اُستاد کو ہمارے معاشرے میں بھی ایک اعلیٰ مقام دیا جاتا ہے۔ کیونکہ استاد نسلوں کی آبیاری کرتے ہیں، قوموں کی تشکیل کرتے ہیں۔ اُستاد وہ اعلیٰ ہستی ہے جو خود تو بادشاہ نہیں ہوتا لیکن اپنے طالب علم کو بادشاہ بنا سکتا ہے۔ اُستاد ایک قوم کو جس سمت میں لیکر جانا چاہے وہ لیکر جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے طالب علم کے ذہن پر جو نقش کرے گا وہی اسکی ذات کا، اُسکی شخصیت کا حصہ بن جائے گا۔ وہ تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے طالبعلموں کی تربیت کر کے اقبال جیسے طالب علم آج بھی پیدا کر سکتا ہے۔ جو سوئی ہوئی قوموں کو اپنی شاعری سے جگا کر اُن کا مستقبل سنوارنے کا ہنر جانتے ہوں۔ بے شک استاد کی ذمہ داریاں اور فرائض اُسکے اعلیٰ مقام کی طرح بھاری ہیں۔ اُستاد کو زمانہ شناس ہونا پڑتا ہے۔ وقت کے تقاضوں کو سمجھنے والے استاد ہی کامیاب ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنے طالبعلموں کو زمانے کے رنج وغم بھی بتا سکتے ہیں۔ جب وہ خود اُن سے باخبر ہوں۔

''استاد۔معمارِقوم''

شازیہ(تعلیمی کونسلرJYSC)

کسی قوم کا مستقبل اس قوم کے نوجوانوں کے نظریات پر منحصر ہوتا ہے اور یہ اساتذہ ہی ہیں جو نوجوانوں کے کچے ذہنوں کو متاثر کر کے قوم کی تعمیر و ترقی کی راہ پر گامزن کرتے ہیں۔کسی حد تک ان کی سوچ کے زاویے، ترجیحات اور نظریات کا تعین کرتے ہیں۔اساتذہ طلباء کے حقیقی رہنما ہیں ۔ وہ انہیں اپنے تدریسی عمل کے دوران قیمتی معلومات جیسا کہ نیک اعمال ،صحت و صفائی ، اخلاقیات، معاملات مختلف صورت حال سے نمٹنے کی طرف رہنمائی کر سکتے ہیں۔یہ تمام خوبیاں بچے کو اپنی قوم کا ایک مثالی شہری بننے کے قابل بناتی ہیں۔سلیم فطرت بچے فطری طور پر استاد کو عقل کُل اور اپنی مخلص ترین ہستی تصور کرتے ہیں اور خود کو استاد کے متعین کردہ سانچے میں ڈھالنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ان مراحل پر اساتذہ کو اپنی ذمہ داریاں سنجیدگی اور ایمانداری سے پوری کرنی چاہئیں اور اپنے اس مقدس فریضے کو بخوبی سرانجام دینا چاہئے۔ایک اچھا استاد کبھی بھی یہ نہیں بھولتا کہ اس کا ہر عمل اور منہ سے نکلنا ہر لفظ اس کے ماتحت تمام طلبہ نہ سہی لیکن کسی نہ کسی کے دل و دماغ پر نقش ہو کر اس کی سوچ کے نئے زاویے اور نئے نظریات کی بنیاد ڈال سکتا ہے۔

''اُستاد۔تجھے سلام''

میڈم قیصرہ سلطانہ(پرنسپل،گرلز ہائی سکول)

اسلام حصول علم پر بے انتہا زور دیتا ہے۔قرآن حکیم میں ہے!ترجمہ: پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے انسان کو پیدا کیا جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا پڑھ تیرا رب بڑے اکرام والا ہے۔جس نے قلم کے ذریعے سکھایا جس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔(سورۃ العلق) اگر علم کی اہمیت کو مانا جاتا ہے تو علم کو پھیلانے والا بھی تو اہم ہوگا۔تدریس صرف ایک پیشے کا نام نہیں بلکہ یہ اپنے اندر ایک دنیا سموئے ہوئے ہے۔سکھلائی کسی بھی قسم کی ہو انتہائی توجہ کی متقاضی ہوتی ہے اور اگر ذکر ہو انسان کا تو تدریس ایک ہم ذمہ داری بن جاتی ہے ہر وہ ہستی جو راستہ دکھائے، پڑھائے بتائے رہنمائی کرے۔

وہ استاد ہی تو ہے اور استاد کا درجہ بے حد بلند ہے غرض انسانی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے والا ہیروں کو تراشنے والا استاد ہی تو ہے۔

یوں ہاتھ نہیں آتا وہ گوہر یکدانہ یک رنگی و بے باکی اے ہمت مردانہ (اقبال)

تدریس کا عمل ماں کی گود سے شروع ہوتا ہے اور سیکھنے والا زندگی بھر سیکھتا رہتا ہے۔ ''ماں کی گود سے لیکر قبر تک علم حاصل کرو''

مثبت علم انسانیت کے لئے ایک نعمت ہے اور کسی بھی معاشرے میں اسکی ضرورت و اہمیت ایک زندہ حقیقت ہے۔ آج کے محققین سائنسدان ''طبی ماہرین اور مختلف مضامین کے ماہرین استادوں کے جلائے ہوئے ایسے چراغ ہیں۔ جن سے انسانیت منور ہو رہی ہے اور انسان کی زندگی بہتر سے بہترین راستے پر گامزن ہے۔

استاد کی دی ہوئی تعلیم سے معاشرے کی اصلاح ہوتی ہے۔ افراد کی زندگیاں سنورتی ہیں اس کی کوششوں سے دلوں کی دنیا تبدیل ہوتی ہے۔ حوالہ: ہندو پاک میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت (مصنف: پروفیسر سید محمد سلیم)

''اُستاد۔ معمار قوم''

زیب النساء (سپیشل چلڈرن سکول)

اُستاد کو قوم کا معمار کہا جاتا ہے۔ استاد نے اس وقت ہمیں پہلا سبق پڑھایا جب ہم کچھ نہیں جانتے تھے۔ ان پڑھ اور جاہل تھے۔ والدین کے بعد اساتذہ کو روحانی والدین کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو استاد کی حیثیت و اہمیت اور مقام مسلم ہے کیونکہ استاد ہی قوم کی تربیت کا ضامن ہوتا ہے۔ استاد ہی قوم کے نوجوانوں کو علوم و فنون سے آراستہ کرتا ہے۔ استاد اپنے شاگرد کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ ملک و قوم کی ذمہ داریوں کو نبھا سکے۔ استاد کی توجہ کے بغیر بچے کی صحیح تربیت کا خوشگوار فریضہ انجام پانا ممکن نہیں۔ اُستاد قوم کا معمار ہوتا ہے۔ اس کی بہترین مثال ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی ہے۔ جس طرح اُنہوں نے قوم کو جہالت سے نکالا آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔ ''بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے'' جہاں تک استاد کے حقوق کا تعلق ہے اس کا پہلا حق یہ ہے کہ اس کی بات احترام اور پوری توجہ سے سنی جائے اور اس کے عطا کئے ہوئے علم کو پوری لگن کے ساتھ ذہن نشین کیا جائے۔ جتنی کسی کے دل میں علم کی لگن ہوگی قدرتی طور پر وہ اتنا ہی اپنے استاد کا احترام کرے گا۔ مگر دورِ حاضر میں استاد کے ادب و احترام کو بھلا دیا گیا ہے۔ دنیا میں علم کی قدر اسی وقت ممکن ہوگی۔ جب استاد کو معاشرے میں عزت کا مقام حاصل ہوگا۔ جو طالبعلم استاد کا ادب و احترام کرنا جانتے ہیں اور ان کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں اور استاد کا کہنا مانتے ہیں وہ ہمیشہ کامیاب و کامران ہوتے ہیں اور دنیا میں

پاکستان کے تعلیمی حقائق

رپورٹ: اویس اکبر (NGC)

Pakistan Economic Survey 2020-21

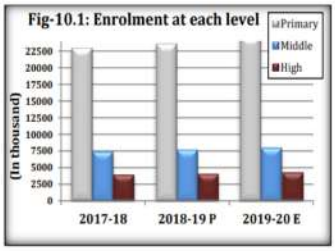

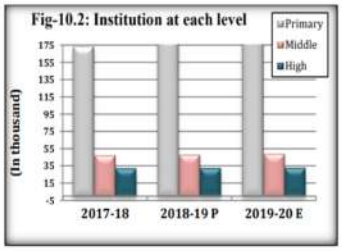

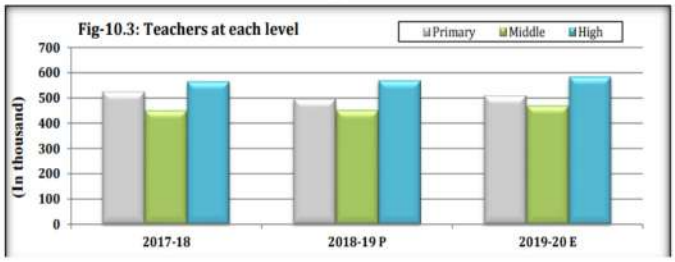

تعلیم کے لئے بجٹ: 91,972 ملین

شرح خواندگی: 60%

کل اندراج: 55.0 ملین

کل تعلیمی ادارے: 279.4 ہزار

کل اساتذہ: 1.80 ملین

بے سکول بچے

کل بے سکول بچوں کی تعداد: 20 ملین

بلوچستان: 47%

سندھ: 44%

خیبر پختونخواہ: 32%

پنجاب: 24%

دیہی علاقے: 77%

قومی حقائق

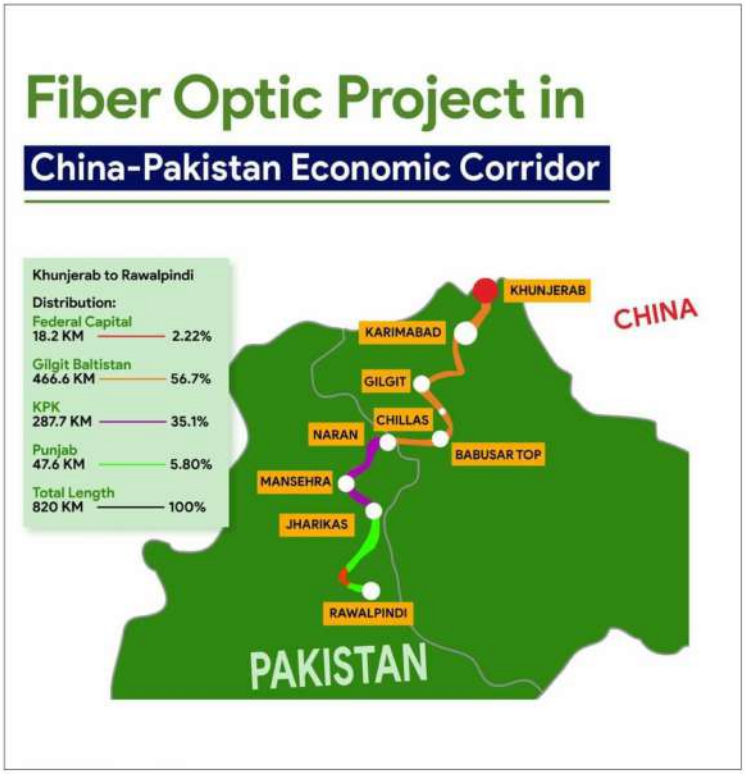

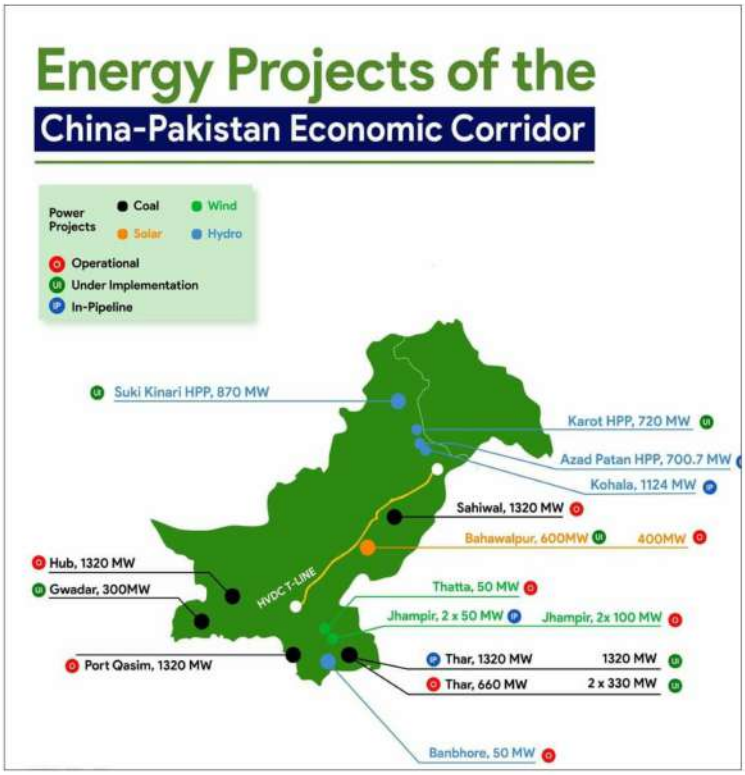

ریفرنس: PEC, IPRI, PAM&S

اُساتذہ وطلباء کے نام

ڈاکٹر ثمینہ عزیز کی طرف سے شاعرانہ انداز میں خراج عقیدت

ہم ہیں قائد کا آئینہ اور اقبال کے تصور کا خمار
سمجھتے ہیں ہم مٹی کو تراشنا اور شکل دینا اس کو
رنگوں کی محفل سجی ہے آؤ ڈوب جائیں ہم بھی اور تم بھی
علم محنت اور استقلال سے عشق ہم سکھائیں گے
باغباں اور باغیچوں میں پھولوں کے مالی ہم بنیں گے
ہم وہ استاد ہیں، ذرہ ذرہ کو منور کرنا جانتے ہیں
ہم یقین کے معمار ہیں جو پتھر کو پگھلانا جانتے ہیں
ہم اس وطن کے اساتذہ ہیں جو فضا کو تسخیر کرنا جانتے ہیں

تمہیں ایمان، اتحاد اور تنظیم سے ہمکنار ہم کریں گے
اس زرخیز مٹی کو ہرے رنگ سے نکھارا تم کرو گے
کائنات کے مصور اس وطن کے خاکے میں رنگ تم بھرو گے
منزل شاہین کی دور نہیں، بلندیوں کو چھوتے نظر تم آؤ گے
مہکا کر اس وطن کی فضا کو تر و تازہ تم کرو گے
تم وہ مستقبل بنو کہ اللہ تمہاری تدبیر کو تقدیر بنا دے
تم چل کر حسین رستوں پر عرش کو چھوتے نظر آؤ گے
خودی کے پیکر بنو کہ خدا تم سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

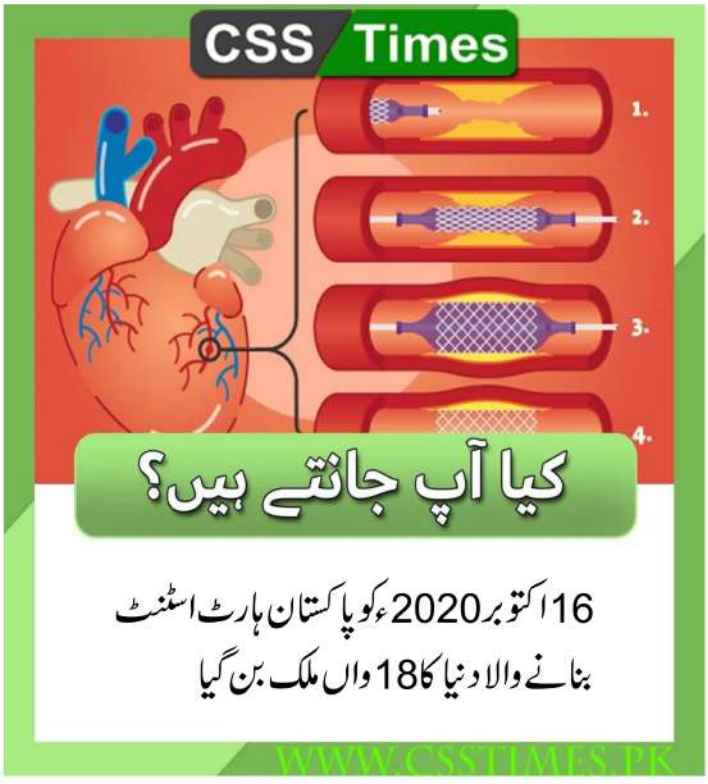

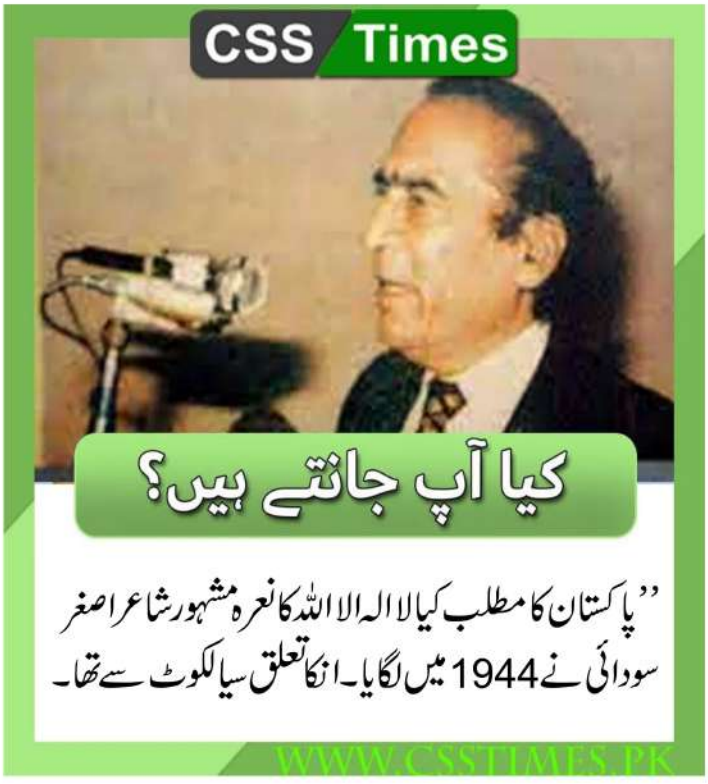

علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب!

بزمِ نونہال

آج کی بات: پیارے ننھے منے ساتھیو! السلام علیکم' کہیے کیسے احوال ہیں؟ یقیناً اچھے ہوں گے۔، کیا آپ نے اپنے اہداف کا تعین کرلیا ہے کہ اس سال میں نے یہ کامیابیاں حاصل کرنی ہیں؟ اگر آپ ابھی تک ایسا نہیں کر سکے تو یہ کام انتہائی ضروری ہے۔ اس سلسلے میں سب سے اہم بات ''وقت کی پہچان'' اور اس کی قدر ہے "Time is Money"۔ آج کا وقت کل تو کیا زندگی میں کبھی نہیں آئے گا' لہذا اپنے ایک ایک منٹ اور گھنٹے کا حساب رکھتے ہوئے متعین کام مکمل کرلیں۔ آپ کھیلنے' کھانے اور دیگر تفریحات حاصل کرنے کی ذمہ داری تو خود قبول کر لیتے ہیں لیکن اہم احساس ذمہ داری جو علم حاصل کرنے کی ہے قبول نہیں کرتے۔ قائداعظمؒ سمیت دیگر تمام عظیم شخصیات عظیم کیوں کہلائیں! اس لئے کہ انہوں نے زمانہ طالب علمی ہی سے وقت کی قدر کی اور اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے اعلیٰ تعلیم حاصل کی' یہ تعلیم نہ صرف ان کے اپنے بلکہ ملک وقوم کے اعلیٰ ترین مقاصد کو حاصل کرنے کے بھی کام آئی۔ میں آپ سے بھی توقع کرتی ہوں کہ آپ بھی ان دونوں باتوں پر عمل کرتے ہوئے پاکستان کو عظیم سے عظیم تر بنائیں گے۔ آپ کی باجی۔۔۔۔۔۔(رفعت رشید)

''پیارے نبی ﷺ کی پیاری باتیں''

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

''سب سے جلدی جس چیز کا ثواب پہنچتا ہے وہ نیکی کرنا اور رشتے داری نبھانا ہے۔''

☆☆☆☆

''مسلمانوں خیرات کیا کرو کیونکہ خیرات کرنا اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچانا ہے۔''

☆☆☆☆

''غریب مسکین کو صدقہ دینے سے صرف صدقے کا ثواب ملتا ہے اور غریب رشتے دار کو دینے سے دُگنا ثواب ملتا ہے ایک صدقے کا اور دوسرا رشتہ داری کے حقوق کا۔''

''اچھی باتیں''

☆عالم کے علم کی سب سے بڑی زکوۃ یہ ہے کہ وہ جاہل کی جہالت کو برداشت کرے۔

☆خاموشی افضل ہے بُرے کلام سے۔

☆سب سے بڑی دیانت داری اپنے دل کو صاف رکھنا ہے۔

☆شخصیت میں عاجزی نہ ہو تو معلومات میں اضافہ علم کو نہیں تکبر کو جنم دیتا ہے۔

☆عمل لفظوں سے زیادہ اثر رکھتا ہے۔

☆آپ کا کردار ہی آپ کی پہچان ہے ورنہ آپ کے نام کے لاکھوں لوگ ہوتے ہیں۔

''آسٹریلین طوطے''

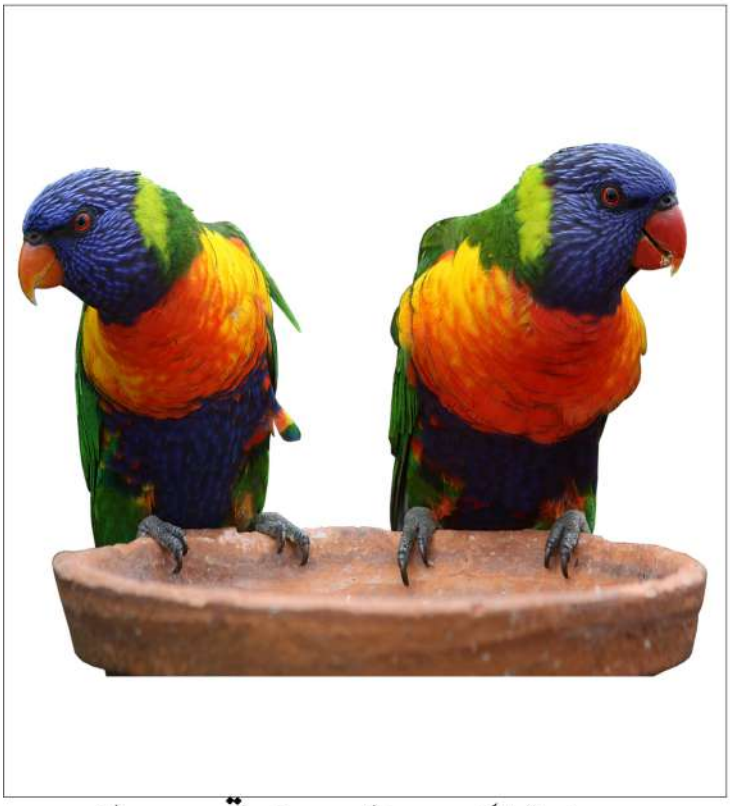

خالہ بی محلے کی بڑی مشہور خاتون تھیں۔ ان کو بچوں سے خاص انس تھا۔ان کا ایک بیٹا تھا ہادی۔ جو شہر میں نامور ڈاکٹر تھا۔ وہ اکثر چھٹی پر ہی گھر آیا کرتے تھے۔جس دن وہ گھر آتے تھے اس دن محلے کے بچوں کی عید ہوتی۔ان کے دماغوں میں جو بھی سوال ہوتے ڈاکٹر ہادی ان کا جواب بڑی خندہ پیشانی

سے دیا کرتے تھے۔خالہ بی کے پاس وہ خوبصورت آسٹریلین طوطے تھے۔جن سے خالہ بی بڑی محبت کرتی تھیں۔محلے کے بچوں کی خواہش تھی کہ ان کے پاس بھی ایسے طوطے ہوں۔خالہ بی بی نے جب بھی سودہ سلف منگوایا ہوتا تو وہ کہتی کہ اب جب میرے آسٹریلین طوطوں نے انڈے دیئے تو ان میں سے نکلنے والا طوطا تمہیں دوں گی مگر خالہ بی تو حد درجے کی کنجوس تھی وہ ہر بار ایسا کہتی تو مگر کبھی ایسا نہیں ہوا۔

ایک شام بجلی نہ ہونے پر محلے کے لوگ گلی میں بیٹھے باتیں کررہے تھے۔خالہ بی نے تمام لوگوں کو مخاطب کر کے جو اعلان کیا اس پر سب ششدر رہ گئے۔کیونکہ خالہ بی سے ایسی فیاضی کی توقع عبث تھی۔عائشہ نے صبح ہوتے ہی جمیل کو بتایا کہ خالہ بی اس دفعہ اپنے گھر میں آزادی فیسٹیول منائیں گے۔محلے کے تمام بچوں کو خالہ بی نے دعوت دی ہے۔تھی تو یہ معمولی بات مگر جب عائشہ نے اسے بتایا کہ تقریب کے آخر میں خالہ بی نے بچوں کے لئے کھانے کا انتظام بھی کیا ہے تو جمیل کہنے لگا!''بھئی مجھے تو یقین نہیں آرہا کہ خالہ بی نے بچوں کے لئے انتظام کیا ہے مجھے تو لگتا ہے خالہ بی نے آزادی فیسٹیول کی بجائے اپریل فول منایا ہے''۔

خیر اللہ اللہ کر کے درمیان کا رستہ گزرا۔تمام بچے پاکستانی لباس میں خالہ بی کے گھر پہنچے۔ان کے چہروں پر خوشی عیاں تھی۔ڈاکٹر ہادی بھی گھر آئے ہوئے تھے انہوں نے خالہ بی کے ساتھ مل کر چھت پر پاکستانی پرچم اور گھر میں چھوٹی لائٹیں لگائیں۔بچوں نے مل کر ملی نغمے گائے۔پھر بچوں نے اصرار کیا کہ ہمیں آزادی کے بارے میں کچھ بتایا جائے۔ڈاکٹر ہادی کہنے لگے''بچو! کوئی بھی کسی کو آزادی تحفے میں نہیں دیتا بلکہ اس کے لئے جان و مال' اپنا گھر بار اور اولاد غرضیکہ سب کچھ لٹانا پڑتا ہے۔یہ ہمارے عظیم قائد محمد علی جناح کی بھرپور اور مثالی کوششیں تھیں کہ انہوں نے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کیا اور

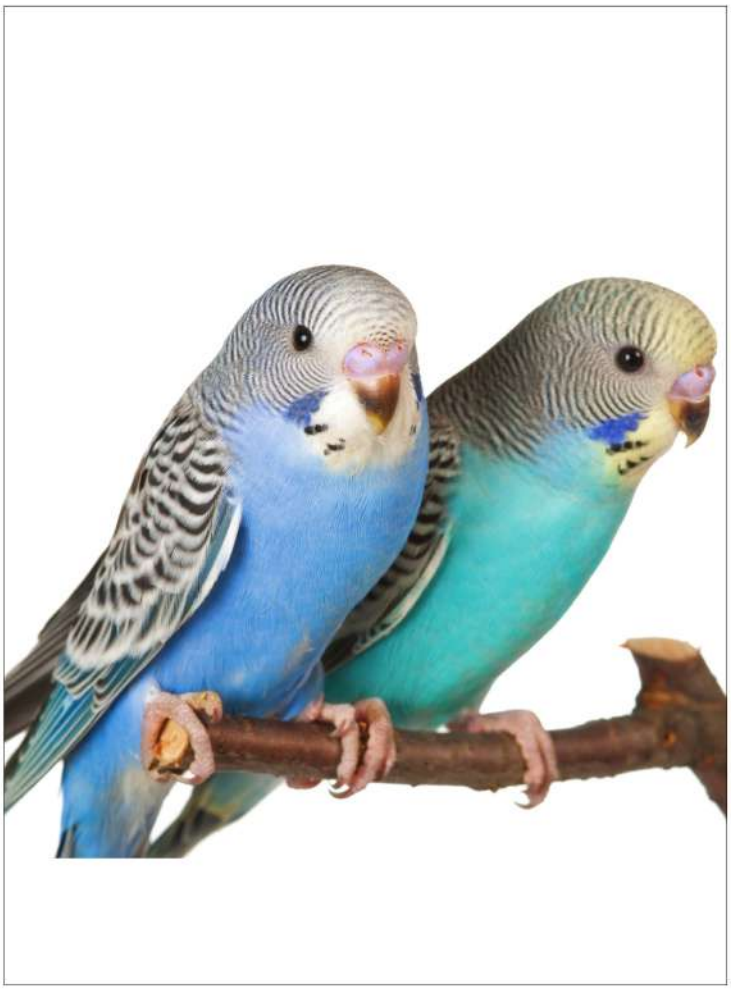

ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک آزاد اور خودمختار وطن تحفے میں دیا۔''

''انکل! اگست کے مہینے کی ہماری تاریخ میں کیا اہمیت ہے؟'' یہ عمر فاروق تھا جو ہر وقت ایسے موقعوں کی تلاش میں رہتا تھا، اس لئے اس نے جھٹ پٹ سوال داغا۔

''بیٹا! 14 اگست 1947ء وہ تاریخی دن تھا جب اسلامی جمہوریہ پاکستان دنیا کے نقشے پر ابھر آیا۔ قائداعظم کی

سربراہی میں ہزاروں مسلمانوں کی قربانی کے نتیجے میں وجود میں آیا۔''

''اور قائداعظم پاکستان کے پہلے گورنر جنرل منتخب ہوئے''۔ خالہ بی کب سے خاموش بیٹھی تھیں وہ فوراً بول اُٹھیں۔ اس کے بعد بھی ڈاکٹر ہادی بچوں کو آزادی کی قدر و قیمت سے روشناس کرواتے رہے۔ کچھ دیر خالہ باورچی خانے میں گئیں۔ سب بچوں کے منہ میں پانی آنے لگا۔ بچوں کی پسند کے تمام لوازمات تھے خالہ بی نے بچوں کو ان کی پلیٹوں میں دہی بھلے، پاپڑی چاٹ، فروٹ چاٹ ڈال کر دیا۔ بچے خوشی سے کھل اُٹھے۔ اس کے بعد جب بچے ہاتھ دھونے باہر آئے تو تھوڑی دور اونچائی پر آسٹریلین طوطوں نے اپنے پنجروں میں پھڑ پھڑاہٹ شروع کر دی۔ بچوں نے غور کیا کے وہ باہر نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سعدی نے بڑے تاسف سے کہا ''ان کی قسمت میں قید کیوں ہے ڈاکٹر صاحب کیا یہ اپنی پوری زندگی اسی بند پنجرے میں گزار دیں گے''۔ عمر نے دکھ بھرے لہجے میں دریافت کیا۔ ڈاکٹر صاحب معنی خیز نظروں سے خالہ بی کی طرف

دیکھنے لگے جیسے ان کے دماغ میں کوئی نیا خیال کوند رہا ہو۔ خالہ بی نے مسکرا کر پنجرے کا تالہ کھولا اور طوطوں کو آزاد کر دیا۔

اب بچے تھے اور طوطے۔ طوطے پنجرے سے باہر نکل

کر بہت مسرت محسوس کر رہے تھے۔ خالہ بی نے تو ایک مثال ہی قائم کر دی۔ خالہ بی کے طوطے بے شک بہت قیمتی تھے۔ مگر جو خوشی ان کو اس طرح میسر ہوئی وہ ان سے بھی زیادہ انمول تھی۔

''ہنسنا مسکرانا صحت مند زندگی کی علامت ہے''

دانتوں والا ڈاکٹر:

ذیشان نے ہسپتال پہنچ کر ایک آدمی سے پوچھا: دانتوں والا ڈاکٹر کدھر بیٹھا ہے۔

آدمی نے جواب دیا: بھائی یہاں تو سب ڈاکٹروں کے دانت ہیں آپ نے کس ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔

باپ بیٹے سے: بیٹا پیپر کیسا تھا؟

بیٹا: ابو جی! پیپر باریک سا تھا اور سفید رنگ کا تھا۔

ایک دوست: یہ لو اپنا کبوتر لے لو۔

دوسرا دوست: لیکن یہ تو بلی ہے۔

پہلا دوست: بھئی کبوتر اس کے پیٹ میں ہے۔

گاہک: جناب یہ چھتری تو چند دن بھی نہیں چلی۔

دوکاندار: آپ نے اسے دھوپ اور بارش سے نہیں بچایا ہوگا۔

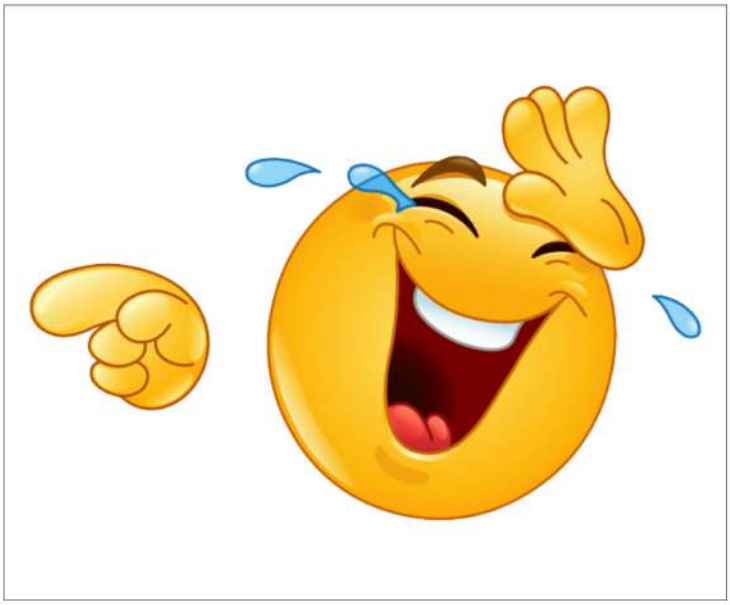

پہلا دوست دوسرے سے: یار طفیل تم امتحان میں کون سی پوزیشن پر آئے ہو۔

دوسرا دوست: یار میرے نام کا ''ط'' اُڑ گیا۔

''بچوں کا انسائیکلوپیڈیا''

بروڈ پیک Broad Peak کا شمار دنیا کے بلند ترین پہاڑوں میں ہوتا ہے۔ سلسلہ ہمالیہ سے منسلک یہ پہاڑ پاکستان اور چین کے درمیان بارڈر پر موجود ہے۔ یہ دنیا کی بارہویں بلند ترین چوٹی ہے۔ جس کی بلندی 8047 میٹر اور 2640 فٹ ہے اس چوٹی کو سب سے پہلے 1957ء میں Fritz Winter Steller نامی کوہ پیما کی سرکردگی میں ایک ٹیم نے سر کیا۔ یہ ٹیم آسٹرین Austrian کوہ پیماؤں پر مشتمل تھی۔ یہ چوٹی K 2 پہاڑ سے 8 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ جولائی 2019 میں شہروز کاشف نامی 17 سالہ پاکستانی کوہ پیما نے اسے سر کیا اور دنیا کے کم عمر کوہ پیما کا اعزاز حاصل کیا۔

نورین باجی کا باورچی خانہ

چاول کی کھیر

اجزاء:

دودھ	ایک کلو
چینی	آدھا کپ یا حسبِ ذائقہ
چاول	50 گرام (ٹوٹا چاول)
بادام	25 گرام
چھوٹی الائچی	2,3 عدد
کیوڑہ	2,3 قطرے

سجاوٹ کے لئے

بادام	حسبِ ضرورت
پستہ	حسبِ ضرورت
پسا ہوا ناریل	حسبِ ضرورت

ترکیب:

کھیر بنانے سے پہلے چاول کو 10,15 منٹ کے لئے بھگو دیں۔ دودھ میں الائچی ڈال کر پکائیں۔ جب ابال آ جائے تو اس میں چاول اچھی طرح مکس کریں اور ہلکی آنچ پر پکنے دیں بادام کو باریک باریک کاٹ لیں کھیر میں شامل کر دیں۔ جب کھیر کے چاول اچھی طرح گل جائیں تو چاولوں کو اچھی طرح گرینڈ کر لیں تاکہ چاول گھل جائیں اور دودھ میں اچھی طرح یکجان ہو جائیں جب کھیر گاڑھی ہونے لگے تو اس میں چینی شامل کر لیں اور اچھی طرح مکس کریں۔ جب چینی گھل جائے اور دودھ کا رنگ براؤن ہو جائے۔ کھیر مزید گاڑھی ہو جائے تو چولہا بند کر کے کیوڑہ ڈال کر کسی برتن میں نکال لیں۔ بادام، پستہ اور پسے ہوئے ناریل سے سجا دیں۔ مزیدار چاول کی کھیر تیار ہے۔

چکن حلیم

اجزاء

چکن بون لیس	1 کلو	ابلے گیہوں	1/2 کلو
ابلی مونگ، مسور اور چنے کی دال	ایک کپ	پسی لال مرچ	2 چائے کے چمچے
نمک	1 چائے کا چمچ	ہلدی	1/2 چائے کا چمچ
تیز پتے	2 عدد	پسی جائفل جاوتری	1/2
پسا ہوا گرم مصالحہ	1 چائے کا چمچ	کٹا ہوا زیرہ	1 چائے کا چمچ
پسی ہری مرچ	4 کھانے کے چمچے	ادرک لہسن کا پیسٹ	2 چائے کے چمچے
تلی ہوئی پیاز	2 عدد	پیاز تڑکے کے لئے	1 عدد
تیل	1/2 کپ	لیموں	گارنش کے لئے
ہرا دھنیا	گارنش کے لئے	پودینہ	گارنش کے لئے
باریک کٹی ہری مرچ	گارنش کے لئے	ادرک	گارنش کے لئے
چاٹ مصالحہ	گارنش کے لئے		

ترکیب:

ایک پتیلے میں ایک کلو چکن، 2 چائے کے چمچے ادرک لہسن کا پیسٹ، 2 چائے کے چمچے پسی لال مرچ، 1/2 چائے کے چمچ کٹا ہوا زیرہ، 1 چائے کا چمچہ نمک، 4 کھانے کے چمچے پسی لال مرچ، 4 کھانے کے چمچے پسہ پودینہ اور 2 گلاس پانی ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ چکن گل جائے تو بوٹیوں کے ریشے کر لیں۔ اب ایک کپ ابلی مونگ، مسور اور چنے کی دال اور 1/2 کلو گیہوں کو مشین میں پیس کر چکن میں ڈال دیں۔ ساتھ ہی 1 گلاس پانی اور 2 عدد فرائی کی ہوئی پیاز ڈال کر آدھے گھنٹے کے لئے مزید پکائیں۔ ساتھ ساتھ گھونٹتے بھی رہیں۔ جب حلیم اچھی طرح گھٹ جائے تو اس میں 1/2 چائے کا چمچ پسی جائفل جاوتری اور چائے کا چمچہ گرم مصالحہ شامل کر لیں اور اس سے حلیم پر تڑکا لگائیں۔ آخر میں لیموں، ہرا دھنیا، پودینہ، باریک کٹی ہوئی ہری مرچ، ادرک اور چاٹ مصالحہ کے ساتھ گارنش کر کے سرو کریں۔

گیسٹ پیج

منیجر لباس بوتیک مسٹر اینڈ مسز ضیاء نے 19 اکتوبر 2021ء کو سلطانہ فاؤنڈیشن ووکیشنل سنٹر کا دورہ کیا۔ اُنہوں نے سلطانہ فاؤنڈیشن کے چیئرمین انجینئر عزیز غنی سے بھی ملاقات کی اور ووکیشنل سنٹر کو مزید اپ ڈیٹ کرنے اور بہتر بنانے کے لئے تبادلہ خیال کیا اس ملاقات میں ڈائریکٹوریٹ آف سکولز کی ڈائریکٹر مس ثمینہ عزیز بھی میٹنگ میں شامل تھیں۔

Sultana Foundation(Boys High School)

TREMENDOUS RESULT OF SSC-II (CLASS 10TH) 2021

1st Possition

M.Mubasir Kiani
1049 (95.36%)
1001109

2nd Possition

Hamza Aftab
1017 (92.45%)
1000994

3rd Possition

Aman-ur-Rehamn
998 (90.72%)
1001027

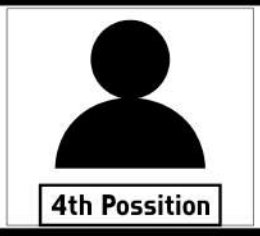
4th Possition

Ahsan Ali
990 (90%)
1001010

5th Possition

Hamza Ali
976 (89%)
1001038

6th Possition

Syed Hassan Imam
959 (87.18%)
1001037

7th Possition

Abdul Rehman
952 (87%)
1001054

8th Possition

M.Ibrahim Qureshi
948 (86.18%)
1001005

9th Possition

Hisham-Bin-Nasir
947 (86.09%)
1001017

10th Possition

M.Nouman Ali
930 (85%)
1000997

10th Possition

Hassan Ali
930 (85%)
1001002

For more info Visit us: www.sultanafoundation.org

تعلیمی کفالت میں حصہ دار بنیئے !

الحمدللہ ! تعمیرِ انسانی کا جو مشن ڈاکٹر نعیم غنی اور اُن کی ٹیم نے شروع کیا تھا وہ اپنی روح کے مطابق پوری رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔
سلطانہ فاؤنڈیشن اپنے مشن میں مزید مخیّر خواتین وحضرات کی شمولیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ فاؤنڈیشن جس انسانی اور فلاحی مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف ہے اس میں آپ لوگوں کی شمولیت ادارے کے لئے باعث تقویت ہے۔ (ڈاکٹر تسنیم غنی ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن)

Student Sponsorships

	Monthly	Annual	
School Students	Rs: 1,600/-	Rs: 19,200/-	Till Matric
Girls College Students	Rs: 2,100/-	Rs: 25,200/-	1-4 years
Science/Commerce – College Students	Rs: 2,400/-	Rs: 28,800/-	1-4 years
Institute if Technology Students	Rs: 2,400/-	Rs: 28,800/-	1-3 years
M.Com Students (Masters)	Rs: 5,000/-	Rs: 60,000/-	1-2 years
Special Children School Students	Rs: 3,200/-	Rs: 38,400/-	Till Matric
Vocational Students	Rs: 2,000/-	Rs: 24,000/-	1 Year
Out-of-School Children	Rs: 1,300/-	Rs: 15,600/-	Till Primary
Nursing/Assistant Health Officer Student	Rs: 3,000/-	Rs: 36,000/-	1 Year

Take your part in this National Responsibility - Enable the future generations with Education

Accounts

Title: Sultana Foundation
A/C# 20005255978 (Branch Code: 0160)
IBAN: PK02SONE0016020005255978
Soneri Bank Limited

Title: Islah-e-Fikr Educational & Welfare Trust
A/C# 3008674758 (Branch Code: 2067)
IBAN: PK31NBPA2067003008674758
NBP - National Bank of Pakistan

Email: info@sultanafoundation.org www.sultanafoundation.org/donate
Phone: +92 (051) 2618.201-206 (Mon-Sat 8:00AM to 01:00PM)

سلطانہ فاؤنڈیشن فری کلینک

(فراش ٹاؤن، لہتر اڑ روڈ، اسلام آباد)

فری کلینک کا اجراء 4 مئی 1994ء کو کیا گیا۔ اب تک 10 لاکھ مریضوں کا علاج کیا جا چکا ہے۔ نرسنگ سکول اور فرسٹ ایڈ پروگرام بھی شروع ہے۔ نرسنگ سکول سے اب تک 600 اسسٹنٹ ہیلتھ آفیسرز فارغ التحصیل ہو چکی ہیں۔

فری کلینک کا سالانہ بجٹ تقریباً ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ بجٹ کا زیادہ تر حصہ مخیّر خواتین و حضرات کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔

آن ڈیوٹی ڈاکٹرز: ڈاکٹر اقبال نیازی (میڈیکل انچارج)، ڈاکٹر اسماء قناطیر (میڈیکل آفیسر) ہیں۔

رضا کار ڈاکٹرز: ڈاکٹر منور (ریڈیالوجسٹ)، ڈاکٹر بختیار کیانی (آئی سپیشلسٹ)، ڈاکٹر افتخار (آنکولوجسٹ) ڈاکٹر ندیم نعیم (کارڈیالوجسٹ)، ڈاکٹر جبار (ای۔این۔ٹی)، ڈاکٹر ایم۔اقبال (چائلڈ سپیشلسٹ) ہیں۔

فری کلینک میں ایکسرے اور مختلف ٹیسٹوں کی سہولت بھی دستیاب ہے۔

MONTHLY
UMEED
ISLAMABAD-PAKISTAN

اُستاد۔انسانی نشوونما کا وسیلہ

- استاد مستقبل کی نسل کے لئے رول ماڈل کا کردار ادا کرتا ہے۔
- استاد مستقبل کی نسل کے لئے بطور مربی شفقت، الفت کا سرچشمہ ہوتا ہے۔
- استاد شاگرد کو عملی جستجو پر اکساتا ہے۔
- استاد خود اپنے شاگردوں سے سیکھتا ہے۔
- استاد مستقبل کی نسل کے لئے سکھلائی میں مدد کرتا ہے۔
- استاد کا ہدف اپنے شاگرد کو ''کرنا'' کے لئے تیار کرنا ہے۔

تربیتی مراحل کے استاد

- ماں، خاندان: انسانی بنیادیں بنانے والے استاد ہیں
- ماحول، زمانہ: سب پر حاوی استاد
- انسانی تجربہ: تجربہ سب سے بڑا استاد ہے
- کتاب ہدایت: اور سیرت نبی اکرم ﷺ بہترین استاد ہیں (ڈاکٹر نعیم غنی)

Islah-e- Fikr Educational & Welfare Trust 1990 ®
Mission Human Development

NAEEM GHANI CENTER
Education Research, Social Development & Communication Center

Sultana Foundation